

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح اُردو

متن الکافی

فی العروض والقوافی

عربی مع اردو ترجمہ و ضروری فوائد



مترجم و شارح

مولانا محمد اشرف قریشی

ناشر

تدیمی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی

حقوق طبع بحق قیدی کتب خانہ محفوظ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح اُردو

متر: الکافی

فی العروض والقوافی

عربی مع اُردو ترجمہ و ضروری فوائد

مترجم و شارح

مولانا محمد اشرف قریشی
مدرس دارالعلوم کراچی

ناشر

قیدی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی

۲ فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶	پانچویں بحسہ: کامل	۳	مقدمہ مترجم
۲۹	چھٹی بحسہ: ہزج	۳	علم عروض کی تعریف
۲۹	ساتویں بحسہ: رجز	۳	شعر اور اس کی اقسام
۳۱	آٹھویں بحسہ: رمل	۶	علامہ خلیل کے حالات
۳۳	نویں بحسہ: سریع	۸	علم عروض میں مؤلفات
۳۵	دسویں بحسہ: منسرح	۹	قائدہ عظیمہ:
۳۶	گیارہویں بحسہ: غفیف	۹	بحروں کے دائرے
۳۹	بارہویں بحسہ: مضارع	۳	پہلا علم:
۳۹	تیرہویں بحسہ: مقتضب	۳	علم عروض
۴۰	چودھویں بحسہ: مجتث	۱۳	مقدمہ: ضروری باتیں
۴۰	پندرہویں بحسہ: متقارب	۱۳	تقطیع کے حروف
۴۲	سولہویں بحسہ: متدارک		پہلا باب:
۴۵	خاتمہ: اشعار کے القاب و غیرہ کا بیان	۱۵	زحاف اور غلتوں کے القاب
۴۹	دوسرا علم: علم قافیہ		دوسرا باب:
۵۰	قافیہ کے حروف کی چھ اقسام	۱۹	بحروں کے نام اور عروض و موزوں کا بیان
۵۲	قافیہ کی حرکات اور اس کی چھ اقسام	۱۹	پہلی بحسہ: طویل
۵۵	قافیہ کی انواع: نو قسمیں	۲۰	دوسری بحسہ: مدید
۵۹	قافیہ کے عیوب کا بیان	۲۲	تیسری بحسہ: بسیط
		۲۴	چوتھی بحسہ: وافر

مقدمہ

علم عروض کی تعریف | وہ علم جس میں شعر کے اوزان اور اس میں ہونے والے تصرف سے بحث کی جائے۔

وجہ تسمیہ ۱۔ اس علم کی متعدد وجہ تسمیہ ذکر کی گئی ہیں جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں
۱۔ یہ علم دوسرے علوم کی نسبت ایک طرف میں ہے اور عروض کے معنی ہم طرفت کے ہیں اس لئے اسے علم عروض کہتے ہیں۔

۲۔ یہ علم وزن نکلانے کے اعتبار سے مشکل ہے اور عروض مشکل راستہ کو کہتے ہیں اس لئے اس علم کو عروض کہتے ہیں۔

۳۔ عروض اس چیز کو کہتے ہیں جس پر کوئی دوسری چیز پیش کی جائے اور اس علم کے اوزان پر بھی شعر پیش کیا جاتا ہے اس لئے اس علم کو بھی عروض کہتے ہیں۔

۴۔ عروض مکہ مکرمہ کا ایک نام ہے اور علامہ خلیلؒ نے اس فن کو مکہ مکرمہ میں وضع کیا تو برکت کے لئے مکہ کے نام پر اس علم کا نام رکھا، آخری دو جہیں زیادہ قرین صواب ہیں۔
غرض و غایت :- شعر کی غیر شعر سے تمیز کرنا اور صحیح و غیر صحیح شعر کو پہچاننا۔

۵۔ موضوع :- عربی اشعار اس اعتبار سے کہ وہ مخصوص اوزان کے ساتھ موزون ہیں۔

شعر | ایسا کلام جس میں وزن اور قافیہ کا قصد کیا جائے جو کلام خاص وزن کے ساتھ نہ ہو وہ شعر نہیں ہوتا خواہ اس میں قافیہ ہو۔ اسی طرح اگر کوئی

کلام اتفاقاً خاص وزن کے موافق ہو جائے تو وہ بھی شعر نہیں ہوتا اور جس موزون کلام میں قافیہ نہ ہو تو وہ بھی شعر نہیں کہلاتا۔

قرآن مجید کی بعض آیات اگرچہ مخصوص اوزان کے موافق ہیں لیکن وہ شعر نہیں ہیں۔

کیونکہ قرآن اشعار سے اصلی کتاب ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے شعر ہونے کی خود نفی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَمَا عَلَّمْنَاكَ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَكَ (اور تم آپ کو شعر نہیں سکھایا اور نہ وہ آپ کے مناسب ہے)**

بعض آیات کے کلام موزون ہونے کے باوجود ان کے شعر نہ ہونے کی متعدد وجوہات علماء نے بیان کی ہیں ان میں سے دو جواب زیادہ اچھے ہیں۔

پہلا جواب جو کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ملا علی قاریؒ نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن میں وزن بالذات مقصود نہیں ہے۔

دوسرا جواب جو کہ مولیٰ مہربانیؒ نے ذکر کیا ہے کہ قرآن کی جو آیات موزون ہیں وہ شعر کے قصد سے موزون نہیں ہیں بلکہ مطلق قصد سے موزون ہیں۔

اس فرق کے بیان میں علماء فن کی مختلف آراء ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ بیت اور شعر مفہوم کے

اعتبار سے ایک ہیں۔ جو بھی بیت ہے اسے شعر کہہ سکتے ہیں۔ ایک مصرعہ کو شعر نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح شعر کا ایک مفہوم کلی ہوتا ہے جبکہ بیت کا مفہوم فردی ہوتا ہے۔

ظاہر کے اعتبار سے رجز بھی شعر کی ایک قسم ہے لیکن کچھ احکام میں فرق ہونے کی وجہ سے اسے شعر نہیں کہتے۔

رجز کی حقیقت | انفس کے قول کے مطابق رجز، اشعار کی بحروں میں سے نہیں ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے بھی اسے ترجیح دی ہے اسی لئے رجز کہنے والا راجز کہلاتا ہے، شاعر نہیں کہلاتا، نیسر زمانہ جاہلیت میں مجالس میں اشعار کے بعد رجز پڑھے جاتے تھے۔ اردو میں اسے ”فقرہ بندی“ یا ”تک بندی“ کہتے ہیں۔

شعر کی اقسام

قصیدہ - یہ اشعار کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جس میں شاعر ایک خاص مضمون بیان کرتا ہے شرودع کے اشعار میں عورتوں کی تعریف اور ان کا سراپا وغیرہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ اشعار

پڑھنے کی رغبت ہو۔ عورتوں سے متعلق اشعار کو تشبیب کہتے ہیں۔ قصیدہ میں کم از کم آٹھ شعر ہونا ضروری ہیں۔

غزل اور اشعار کی ایک اہم قسم ہے۔ اس کے لغوی معنی "عورتوں سے بات کرنا" ہیں۔ اور اصطلاح میں وہ اشعار جس میں محبوب، اس کا حلیہ، قد و قامت وغیرہ، شراب اور پیالہ وغیرہ کا ذکر ہو۔

غزل میں کم از کم تین شعر ہونے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ گیارہ شعر۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ پچیس ہونے چاہئیں۔ غزل کا پہلا شعر مصرع ہونا چاہیے یعنی عروض و موزن کا وزن برابر ہو۔ غزل کا پہلا شعر مطلع اور دوسرا حق مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ مقطع میں شاعر اپنا متخلص ذکر کرتا ہے۔

قدیم عرب میں غزل مستقل موضوع نہیں تھی بلکہ قصیدہ کے تشبیب کے اشعار غزل کی نظیر ہیں لیکن متاخرین عرب میں یہ ایک مستقل فن اختیار کر چکی ہے۔

مثنوی ۱۔ یہ فارسیوں کی ایجاد ہے یہ بھی قصیدہ کی طرح طویل ہوتی ہے اور کسی ایک موضوع کو بیان کرتی ہے لیکن اس میں ہر شعر کا مستقل اعتبار ہوتا ہے اور ہر شعر کے دونوں مصرعہ کے آخری جزو میں قافیہ کا ہونا ضروری ہے جبکہ قصیدہ میں یہ ضروری نہیں مثنوی کے سات اوزان ہیں۔

رباعی ۱۔ یہ بھی فارسیوں کی ایجاد ہے۔ اسے "دوبیت" "ترانہ" اور "چار مصرع" بھی کہتے ہیں۔ رباعی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں چار مصرعہ ہوتے ہیں۔ رباعی کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرعہ کا قافیہ ایک ہونا چاہئے اور تیسرے مصرعہ میں اختیار ہے کہ اس میں بھی دہی قافیہ ہو یا اس کا التزام نہ کیا جائے۔

تخمیس ۱۔ کسی شعر کے پہلے مصرعہ کے ساتھ "تین مصرعہ کا اسی مصرعہ کے قافیہ کے ساتھ اضافہ کیا جائے اور شعر کے دوسرے مصرعہ کو پانچواں مصرعہ بنایا جائے اس طرح پانچ مصرعہ حاصل ہوں گے۔ یہی تخمیس ہے۔

تشطیب ۱۔ ایک شعر یا کئی اشعار کے ہر مصرعہ کے ساتھ ایک ایک مصرعہ کا اضافہ

کیا جاتے۔
تخلص :- شعرا اکثر اپنے ناموں کے علاوہ ایک خاص نام مقرر کر لیتے ہیں اور اسی نام سے مشہور ہوتے ہیں۔ قصیدہ یا غزل وغیرہ کے آخری شعر میں اپنا ذکر اسی خاص نام سے کرتے ہیں جیسے سعدی، جامی، ذوق، غالب وغیرہ۔
نوٹ :- اس کتاب کے اشعار کا ترجمہ اور بعض مقامات کی شرح علامہ دمنہوری کی المختصر الشافی کی مدد سے کی گئی ہے۔

علامہ خلیل کے حالات

نام و کنیت :- ابو عبد الرحمن کنیت اور خلیل نام ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے کہ ابو عبد الرحمن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمیم الفراء ہمدانی۔ فراسید قبیلہ کی طرف نسبت ہے جو کہ از قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔

پیدائش و وفات :- علامہ خلیلؒ کی پیدائش ۳۳۸ھ میں ہوئی۔ اور وفات ۳۸۸ھ میں بصرہ میں ہوئی۔ بعض نے ۳۸۸ھ بھی ذکر کی ہے۔

علم و فضل :- علامہ اپنے وقت کے امام فن اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے ان کو بہت سے علوم میں اعلیٰ دسترس حاصل تھی خاص طور پر ادب اور لغت میں تو امام تسلیم کئے جاتے تھے علامہ کو آوازوں کے اتار چڑھاؤ زیر دہن اور ان کی نغمگی سے کافی واقفیت تھی۔ نیز ان کی حس بھی بہت تیز تھی۔

مرتبانی نے کتاب المقتبس میں ان کی سیرت جس و ذکر سے متعلق یہ واقعہ نقل کیا ہے :-
 ان کے زمانہ میں ایک شخص آنکھوں کی بیماریوں کی دوا بنا کر دیا کرتا تھا۔ لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے تھے جب اس کا انتقال ہو گیا تو لوگوں کو اس دوا کی ضرورت محسوس ہوئی اور کوئی نسخہ بھی نہیں ملا جس کے ذریعہ وہ دوا بنا سکیں۔ علامہ خلیلؒ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے پوچھا کیا وہ برتن ہے جس میں وہ دوائیں بناتا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ ایک برتن ہے جس میں وہ دوا کے اجزاء جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ برتن لاد جب وہ برتن لایا گیا تو آپ نے سونگھ کر

ایک عنصر بتانا شروع کیا اور سواۓ عناصر تباہ پھر ان سب کو جمع کر کے ان کی دوبانائی اور آنکھوں میں استعمال کی گئی تو شفا حاصل ہوئی بعد میں اس طبیب کے گھر سے اس کا نسخہ ملا تو اس میں کل ستروہ عناصر تھے۔ گویا علامہ صرف ایک عنصر کا ادراک نہ کر سکے۔

علم عروض کی ایجاد کا واقعہ | علامہؒ نے مکہ مکرمہ میں یہ دعانا لگی تھی کہ اے اللہ مجھے ایسا علم عطا فرما جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا اور

وہ علم لوگ مجھ ہی سے حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور جب وہ حج سے واپس آئے تو ان پر اس علم کے دروازے کھل گئے۔ اس کی ابتدا کے بارے میں یہ ذکر کیا ہے کہ وہ دھو بیوں کے محلہ سے گذر رہے تھے اور کپڑوں کو کوٹنے سے آواز کا ایک تسلسل قائم تھا۔ علامہ کو آواز کے انکار اور چڑھاؤ کی کافی معرفت تھی اور ان کی حس بہت تیز تھی لہذا انہوں نے ان آوازوں سے اس علم کو استخراج کیا۔

علامہ کو جب اللہ پاک نے یہ علم عطا فرمایا تو وہ اکثر اشعار کے اوزان نکالنے میں مشغول رہتے تھے ایک دفعہ اسی حالت میں ان کے پاس ان کا لڑکا آیا تو اپنے والد کو دیکھ کر حیرا ہو گیا اور باہر جا کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرا باپ مجنون ہو گیا ہے۔ لوگ اندر داخل ہوئے اور ان کے بیٹے نے جو کہا تھا وہ انہیں بتلایا کہ آپ کا بیٹا آپ کو مجنون کہہ رہا ہے تو آپ نے اس موقع پر دو شعر کہے۔

لَوْ كُنْتُ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ عَذَابِي أَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ مَا أَقُولُ عَذَابِي
لَكِنْ جَهَلْتُ مَقَالَتِي فَعَذَابِي لَكِنْ جَهَلْتُ أَمَّا أَجَاهِلُ وَعَذَابِي لَكَا

اگر تو اس چیز کو جان لیتا جو میں کہہ رہا ہوں، تو مجھے معذور سمجھتا یا تو نے جو کہا میں اسے جان لیتا تو تجھے ملامت کرتا۔ لیکن تو میرے کلام سے ناواقف ہے تو تو نے مجھے ملامت کی اور میں جانتا ہوں کہ تو میرے کلام سے ناواقف ہے لہذا میں نے تجھے معذور سمجھا۔

علامہ کی مولفات | علامہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔
۱۔ کتاب العروض۔ ۲۔ کتاب الشواہد۔ ۳۔ کتاب القطف والنقل۔

یہ کتاب النغم، کتاب العوائل، کتاب العین، وغیرہ۔
آپ کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کے شاگردوں میں علامہ سیبویہ بھی ہیں،
جو کہ فن نحو کے امام ہیں۔

اس علم وفن کو علماء ادب نے بہت اہمیت دی ہے اور اس پر عربی و دیگر زبانوں میں
مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ چونکہ یہ ایک فن ہے جو کسی زبان کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ
ہر وہ زبان جس میں اشعار ہیں ان میں یہ فن بھی موجود ہے اور ہر زبان کے اوزان
اور بحر و لہجہ کی تعداد میں فرق ہے۔

محیط الدائرہ کے مقدمہ میں مولانا محمد موسیٰ الروحانی البازلی مدظلہ نے اس فن کی
انسٹھ متون، حواشی و شروح کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے دو کتابیں داخلِ درسِ نظامی
ہیں۔ محیط الدائرہ، متن الکافی۔

”محیط الدائرہ“ ایک امریکی فاضل کرنیلیوس فان ڈائک (Cornelius Van Dyck)
کی تالیف ہے، اس پر مولانا سونے روحانی بازی کا حاشیہ اور مفصل مقدمہ ہے۔
”متن الکافی“ ایک مسلمان عالم کی تصنیف ہے۔ ان کا نام احمد کنیت ابو العباس
اور لقب شہاب الدین ہے۔ پورا نام اس طرح ہے۔ ابو العباس شہاب الدین احمد بن
عباد بن شعیب القناتی ثم القہاری ہے۔ مسلک شافعی ہیں اور خواص ان کا عرف ہے
ان کی وفات ۷۵۷ھ میں ہوئی۔

ان کی تصانیف میں متن الکافی کے علاوہ نیل المقصد الامجد فی من اسمہ احمد ہے۔
متن الکافی اس فن میں مختصر، مفید اور مقبول رسالہ ہے۔ علامہ دمنہوری نے اس
کے دو حاشیے تصنیف کئے ہیں۔ ان میں سے ایک کبدری اور دوسرا مغربی ہے
صغریٰ کا نام المختصر الشافی ہے یہ بھی جامع اور مفید حاشیہ ہے۔ اس کے علاوہ مولانا
محمد موسیٰ خان صاحب روحانی بازی نے اس کی مفصل شرح لکھی ہے جس کا نام دانی ہے۔
اس میں محفرت نے عربی، فارسی اور اردو عروض کے متعلق مسائل بھی ذکر کئے ہیں۔

فائدہ عظیم

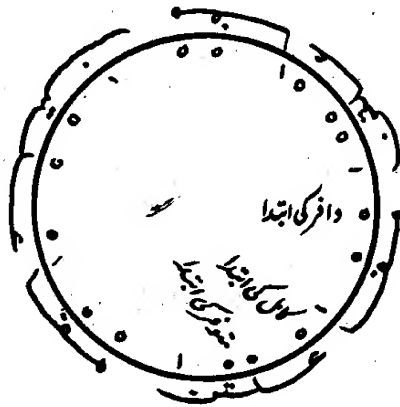
علماء فن نے تمام بحروں سے متعلق کچھ دائرے مقرر کئے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا مختصر بیان کرتے ہیں۔

یہ کل پانچ دائرے ہیں جن میں بحر کے اصلی اجزاء کا اعتبار کیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلا دائرہ مختلف ہے یہ تین مستعمل بحروں پر مشتمل ہے۔ ۱۔ طویل، ۲۔ مدید، ۳۔ بسیط، دوسرا دائرہ مختلف ہے۔ اس میں تین سبامی بحری ہیں جن میں دو مستعمل اور ایک مہمل ہے تینوں کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ وافر، ۲۔ کامل، ۳۔ مہمل، جس کا وزن فاعلا تک فاعلا تک دوبارہ ہے تیسرا دائرہ مختلف ہے۔ یہ تین مستعمل بحروں پر مشتمل ہے۔ ۱۔ ہزج، ۲۔ جسن، ۳۔ رمل، چوتھا دائرہ مشتبہ ہے۔ یہ نو بحروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے چھ مستعمل اور تین غیر مستعمل ہیں۔ ۱۔ سریع، ۲۔ مفرح، ۳۔ خفیف، ۴۔ مضارع، ۵۔ مقنقب، ۶۔ مجتہ، ۷۔ متنبہ، اس کا وزن فاعلاتن فاعلاتن مستفعل لہن دوبارہ ہے، ایرانی اسے جدید کہتے ہیں۔ ۸۔ مفرح، اس کا وزن مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن دوبارہ ہے، ایرانی اسے قریب کہتے ہیں۔ ۹۔ مطرد، اس کا وزن فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن دوبارہ ہے، ایرانی اسے مشاکل کہتے ہیں۔ پانچواں دائرہ منفق ہے اس میں دو بحر متقابل اور متدارک ہیں، بحر متدارک کو غلیل نے ذکر نہیں کیا بلکہ بعد کے علماء نے اسے نکالا ہے۔



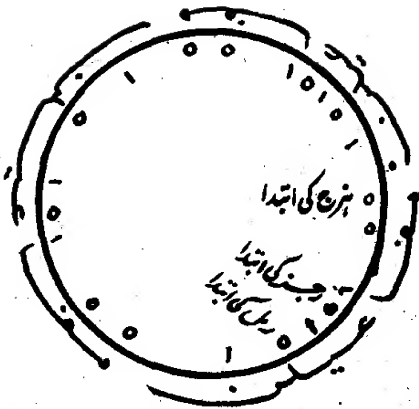
ط دائرہ مختلف

طویل کا وزن : _____ ، فعلن ، مفاعیلن ، فعلن ، مفاعیلن ، دوبار
 مدید کا وزن : _____ ، فاعلاتن ، فاعلن ، فاعلاتن ، فاعلن ، دوبار
 بسیط کا وزن : _____ ، مستفععلن ، فاعلن ، مستفععلن ، دوبار
 نوٹ : دائرہ میں چھوٹا دائرہ متحرک حروف کی اوپر گیراکن حروف کی نمائندگی کر رہی ہے۔



ط دائرہ متکاتف

دافر کا وزن : _____ ، مفاعلتن ، مفاعلتن ، مفاعلتن ، دوبار
 کامل کا وزن : _____ ، متفاعلتن ، متفاعلتن ، متفاعلتن ، دوبار
 متوخر کا وزن : _____ ، فاعلاتک ، فاعلاتک ، فاعلاتک ، دوبار



۱۱ دائرہ مجتب

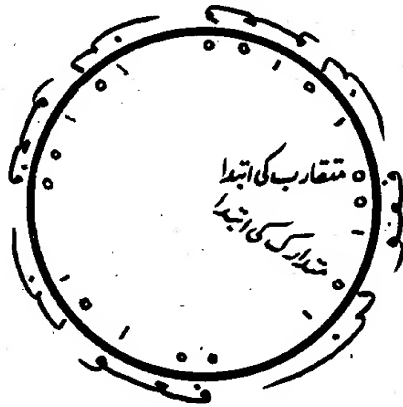
ہر ج کا وزن ————— مفاعیلین ، مفاعیلین ، دو بار
 رجبہ کا وزن ————— مستفعلین ، مستفعلین ، دو بار
 رمل کا وزن ————— فاعلاتن ، فاعلاتن ، دو بار



۱۲ دائرہ مشتبه

سریع کا وزن ————— مستفعلین ، مستفعلین ، مفعولات دو بار
 فسر کا وزن ————— مستفعلین ، مفعولات ، مستفعلین دو بار
 خفیف کا وزن ————— فاعلاتن ، مستفعلین ، فاعلاتن دو بار
 مضارع کا وزن ————— مفاعیلین ، فاعلاتن ، مفاعیلین دو بار

مقتضب کا وزن _____ مفعولات، مستفعِلین، مستفعلین دوبار
 مجتث کا وزن _____ مستفَع لیں، فاعلاتن، فاعلاتن دوبار
 متشد کا وزن _____ فاعلاتن، فاعلاتن، مستفَع لیں و دُچار
 غُمر کا وزن _____ مضاعیلین، مضاعیلین، فاعلاتن و دُچار
 مطرد کا وزن _____ فاعلاتن، مضاعیلین، مضاعیلین و دُچار



یہ دائرہ متفق

مقتارب کا وزن _____ فَعُولین، فَعُولین، فَعُولین، فَعُولین دوبار
 متشدد کا وزن _____ فاعِلین، فاعِلین، فاعِلین، فاعِلین و دُچار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْإِنْعَامِ وَالشُّكْرُ لَهُ عَلَى الْإِلْهَامِ وَالْمَلُوءُ وَالسَّلَامُ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْأَنَامِ وَاللَّهُ وَصَّيَّهُ السَّادَةَ الْأَعْلَامَ، وَبَعْدُ
فَهَذَا تَابِلِيغٌ كَافِي فِي عِلْمِي الْعَرُوضِ وَالْقَوَائِي، وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ وَعَلَيْهِ
التَّوَكُّلُ، الْأَوَّلُ فِيهِ مَقْدَمَةٌ وَبَابَانِ وَخَاتِمَةٌ

فَالْمَقْدَمَةُ فِي أَشْيَاءَ لَا بَدَّ مِنْهَا، أَحَدُ الثَّقَاتِ الَّتِي تَتَلَفُ
مِنْهَا الْأَجْزَاءُ عَشْرَةٌ يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ "لَمَعَتْ سَيُوفُنَا"

اللہ تعالیٰ کے انعامات کے سبب تمام تعریفیں اسی کے لئے ثابت ہیں اور خیر کے
الہام کے سبب اسی کے لئے شکر واجب ہے۔ درود و سلام جو ہمارے سرور و محمد پر جو
تمام مخلوق میں بہترین فرد ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر جو بزرگی میں پہاڑوں کی طرح ہیں
اما بعد، عروض و قافیہ کے دونوں علوم میں کفایت کرنے والی یہ تالیف ہے۔
اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اسی پر توکل کیا جاتا ہے۔

پہلا علم، علم عروض ۱۔ اس کے بیان میں ایک مقدمہ، دو باب اور ایک خاتمہ ہے
مقدمہ ان چیزوں کے بیان میں ہے کہ جن کا جاننا ضروری ہے

۱) تقطیع کے حروف، جن سے اجزاء مرکب ہوتے ہیں، دس ہیں، ل، م، ن، ع، ت،
س، ی، و، ف، ن، اور الف۔ ان کا مجموعہ یہ قول ہے لَمَعَتْ سَيُوفُنَا

۲) علم عروض کی تعریف پہلے کی جا چکی ہے۔ اور قافیہ وہ علم ہے جن کے ذریعہ شعر کے آخر کا حال، حرکت،
سکون، لزوم، جواز، فصیح، قبیح کے اعتبار سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کا موضوع ہے شعر کا آخری جز
عروض کے اعتبار سے۔ اس کا واضح ہدہل بن ربیعہ ہے۔ اور اس کا فائدہ قافیہ میں غلطی
سے بچنا ہے۔

۳) تقطیع کے لغوی معنی کاٹنا۔ یہاں یہ مراد ہے کہ شعر کے ٹکڑے کر کے انہیں بحر کے اجزاء کے مطابق کرنا
۴) بحر کے اجزاء یعنی جن سے بحر بنتی ہے جیسے فَعَوْنُ، مَفَاعِيلُنْ، اجزاء جن سے بحر

فَالسَّكِّنُ مَاعِدًا عَنِ الْحَرَكَةِ وَالْمَتَحَرِّكُ مَالَهُ يُعْرِضُ عَنْهَا، فَمَتَحَرِّكٌ بَعْدَهُ سَاكِنٌ
سَبَبٌ خَفِيفٌ كَقَدَّ، وَمَتَحَرِّكٌ كَانَ سَبَبٌ ثَقِيلٌ كَبَكَ، وَمَتَحَرِّكٌ كَانَ بَعْدَهُ سَاكِنٌ دَسَدُ
مَجْمُوعٌ كَكَيْكُمُ، وَمَتَحَرِّكٌ كَانَ بَيْنَهُمَا سَاكِنٌ دَسَدُ مَفْرُوقٌ كَقَامَا
وَتِلَاثٌ بَعْدَهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ صُغْرَى كَفَعَلْتُ، وَارْبَعٌ بَعْدَهَا
سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ كَبُرَى كَفَعَلْتُ يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ "لَهُ أَرَعْلَى ظَهْرٌ جَبَلٌ سَمَكَةٌ"
وَمِنْهَا تَتَأَلَّفُ التَّفَاعِيلُ وَهِيَ ثَمَانِيَةٌ لَفْظًا عَشْرَةٌ حُمَا
إِثْنَانِ خُمَا سَيَانِ وَثَمَانِيَةٌ سُبَاعِيَةٌ. الْأَصُولُ مِنْهَا، فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ

اس علم میں ساکن وہ حرف ہے جو حرکت یعنی زبر، زیر اور یش سے خالی ہو۔ اور متحرک وہ
حرف ہے جو حرکت سے خالی نہ ہو

- (۲) دو حرفی لفظ - جس میں متحرک کے بعد ساکن ہو، سبب خفیف ہے جیسے قَدَّ
- (۳) وہ دو حرفی لفظ جس میں دونوں حرف متحرک ہوں، سبب ثقیل ہے جیسے بَكَ
- (۴) وہ تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے بعد ایک ساکن ہو، وتد مجموع ہے جیسے كَكَيْكُمُ
- (۵) وہ تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے درمیان ایک ساکن ہو وتد مفروق ہے جیسے قَامَا
- (۶) وہ چار حرفی لفظ جس میں تین متحرک کے بعد ایک ساکن ہو، فاصلہ صغریٰ ہے جیسے فَعَلْتُ
- (۷) وہ پانچ حرفی لفظ جس کے آخر میں ساکن ہو۔ فاصلہ کبریٰ ہے جیسے فَعَلْتُنْ

یہ جملہ چھ اقسام اس قول میں جمع ہیں۔ لَكُهُ أَرَعْلَى ظَهْرٌ جَبَلٌ سَمَكَةٌ
(میں نے پہاڑ کی پشت پر کوئی ٹھیلی نہیں دیکھی) انہیں سے بحر کے اجزاء مرکب ہوتے
ہیں۔ یہ اجزاء لفظوں میں آٹھ ہیں اور حکم میں دس ہیں کیونکہ دو اجزاء مُسْتَفْعِلُنْ
وَفَاعِلَاتُنْ کی دو حالتیں ہیں، ان میں سے دو اجزاء پانچ حرفی اور آٹھ اجزاء
سات حرفی ہیں۔ ان اجزاء میں سے اصول دہی یعنی جس کے شروع میں وتد ہو چار ہیں۔
فَعُولُنْ، مَفَاعِيلُنْ، مَفَاعِلَتُنْ اور فَاعِلَاتُنْ جو کہ بحر مضارع میں
وتد مفروق سے شروع ہوتا ہے۔ اور فروع چھ ہیں فَاعِلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ،

بننے میں انہیں سبب، وتد، اور فاصلہ کہتے ہیں۔ اجزاء کو تفاعیل اور تفعیل کو تفعیل بھی کہتے ہیں۔

مَفَاعِلَتُنْ فَاعِلَاتُنْ ذُو الْوَتَدِ الْمَفْرُوقِ فِي الْمَضَارِعِ . وَالْفُرُوعُ فَاعِلَتُنْ
مُسْتَفْعِلَتُنْ فَاعِلَاتُنْ مَفَاعِلَتُنْ ، مَفْعُولَاتُ ، مُسْتَفْعِلَتُنْ ذُو الْوَتَدِ
الْمَفْرُوقِ فِي الْمَفْعِيلَتِ وَالْمُجْتَبِثِ . وَمِنْهَا تَنَالَفُ الْجُودُ

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي اَلْقَابِ الزَّحَافِ وَالْعَلَلِ

اَلزَّحَافُ تَغْيِيْرٌ مُخْتَصٌّ بِثَوَانِ الْاَسْبَابِ مُطْلَقًا يَلَا لَزُومًا ، وَلَا يَدْخُلُ

فَاعِلَاتُنْ ، مَفْعَالَتُنْ ، مَفْعُولَاتُ اور مُسْتَفْعِلَتُنْ جو کہ بحر خفیف اور
جثت میں وہ مفروق کے ساتھ ہیں . انہی اجزاء سے بحر مرکب ہوتی ہے .

پہلا باب نہاۃ اور علتوں کے القاب کے بیان میں

زحافات ۱۔ جزیں وہ تغیر تبدیلی ہے جو جز کے سبب کے دوسرے حرف کے ساتھ خاص
ہے خواہ سبب خفیف ہو یا ثقیل ، حشو میں واقع ہو یا غیر مشو میں ، نیز تغیر لازمی نہیں

تفصیل میں کھڑا زبر ، کھڑی زیر ، الٹا پیش اور تنوین کو سبب خفیف مانتے ہیں . یعنی ایک متحرک
اور ایک ساکن ۔

۲۔ بحر شعر کے وزن کو کہتے ہیں . اس کی سولہ قسمیں ہیں جن کی تفصیل انشاء اللہ آگے آرہی ہے .
۳۔ اجزاء میں بسا اوقات ضرورت شعری کی وجہ سے کسی حرف کو حذف کر کے یا ساکن کر کے یا کسی حرف
کا اضافہ کر کے تبدیلی کی جاتی ہے . یہ تبدیلی اگر سبب میں ہو تو اسے زحافات اور اگر تدبیر میں ہو
تو اسے علت کہتے ہیں ۔

۴۔ بحر شعر میں دو حصے ہوتے ہیں . ہر حصہ مصرعہ کہلاتا ہے . پہلے مصرعہ کو صدر اور دوسرے
مصرعہ کو قف کہتے ہیں . صدر کے آخری جز کو عروضی اور مجز کے آخری جز کو ضرب کہتے ہیں عروض و
ضرب کے علاوہ باقی اجزاء حشو کہلاتے ہیں ۔

۵۔ یعنی اگر ایک شعر میں زحافات ہو جائے تو اسی قصیدہ کے دوسرے شعر میں زحافات ہونا ضروری نہیں
بلکہ اگر پہلے شعر میں علت واقع ہوئی ہے تو پورے قصیدہ میں اس علت کا باقی رہنا ضروری ہے ۔

الْأَوَّلَ وَالثَّالِثَ وَالسَّادِسَ مِنَ الْجُزْءِ. فَالْمُفْرَدُ ثَمَانِيَةٌ؛ الْخَبْرُ
حَذَفُ ثَانِيِ الْجُزْءِ سَاكِنًا، وَالْإِضْمَارُ اسْكَانُهُ مَتَحَرِّكًا، وَالْوَقْصُ
حَذْفُهُ مَتَحَرِّكًا، وَالطَّلْيُ حَذْفُ رَابِعِهِ سَاكِنًا وَالْقَبْضُ حَذْفُ خَامِسِهِ
سَاكِنًا، وَالْعَصْبُ اسْكَانُهُ، وَالْعَقْلُ حَذْفُهُ مَتَحَرِّكًا، وَالْكَفُّ حَذْفُ
سَابِعِهِ سَاكِنًا، وَالزُّدُوجُ أَرْبَعَةٌ؛ اَلطَّلْيُ مَعَ الْخَبَرِ خَبْلٌ، وَهُوَ مَعَ

ہے۔ زحاف جز کے پہلے، تیسرے اور چھ حرف پر داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ سب کا
دوسرا حرف نہیں ہے۔

زحاف کی دو قسمیں ہیں۔ مفرد و مزدوج، یعنی مرکب اور مفرد کی آٹھ قسمیں ہیں۔
(۱) جن کے دوسرے ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُسْتَفْعِلُنَّ سے مُتَفَعِّلُنَّ
جو بدل کر مَفَاعِلُنَّ ہو جائے گا۔

(۲) اضمار، جز کے دوسرے متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے مُتَفَاعِلُنَّ سے مَفَاعِلُنَّ
جو بدل کر مُسْتَفْعِلُنَّ ہو گیا۔

(۳) وقص، جز کے دوسرے متحرک حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُتَفَاعِلُنَّ سے مَفَاعِلُنَّ
(۴) طلی، جز کے چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مُسْتَفْعِلُنَّ کے فار کو حذف
کیا تو مُسْتَفْعِلُنَّ ہوا، اس سے پھر مُفْتَعِّلُنَّ ہو گیا۔

(۵) قبض، جز کے پانچویں ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے فَعُولُنَّ کے نون کو حذف
کیا تو فَعُولُ ہو گیا۔

(۶) عصب، جز کے پانچویں متحرک حرف کو ساکن کرنا۔ جیسے مَفَاعِلَتُنَّ کے لام کو
ساکن کیا تو مَفَاعِلَتُنَّ ہو کر مَفَاعِلِیْنُ ہو گیا۔

(۷) عقل، جز کے پانچویں متحرک حرف کو حذف کرنا۔ جیسے مَفَاعِلَتُنَّ کے لام کو حذف کیا
تو مَفَاعِلَتُنَّ ہو کر مَفَاعِلُنَّ ہو گیا۔

(۸) کف، جز کے ساتویں ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے فَاعِلَاتُنَّ کے نون کو حذف کیا
تو فَاعِلَاتُ ہو گیا۔

الْإِصْبَارِ خَزَلٌ، وَالْكَفُّ مَعَ الْمُخْبِنِ شَكْلٌ، وَهُوَ مَعَ الْعَصَبِ نَقْصٌ
وَالْعِلُّ زِيَادَةٌ؛ فِزْيَادَةُ سَبَبٍ خَفِيفٍ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتَدْمُجُوعٌ تَرْفِيلٌ
وَحَوْفٌ سَاكِنٌ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتَدْمُجُوعٌ تَذْيِيلٌ، وَعَلَى مَا آخِرُهُ سَبَبٌ
خَفِيفٌ تَسْبِيعٌ. وَنَقْصٌ؛ فَيَذْهَابُ سَبَبٌ خَفِيفٌ حَذْفٌ، وَهُوَ مَعَ الْعَصَبِ

مزدوج (مرب) زحاف کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) خزل: طلی اور غبن کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے دوسرے اور چوتھے حرف کو حذف کرنا۔ جیسے
مُسْتَفْعِلُنَّ کے سین اور فار کو حذف کیا مُتَعِلُنَّ ہو کر فَعَلَتُنَّ ہو گیا۔

(۲) خزل: طلی اور اضمار کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے دوسرے حرف کو ساکن کر کے چوتھے حرف
کو حذف کرنا۔ جیسے مُتَفَاعِلُنَّ کے تار کو ساکن کیا اور الف کو حذف کیا تو مُتَفَعِلُنَّ
ہو کر مُفْتَعِلُنَّ ہو گیا۔

(۳) شکل: کف اور غبن کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے دوسرے اور ساتویں حرف کو حذف کرنا
جیسے مُسْتَفْعِلُنَّ کے سین اور نون کو حذف کیا تو مُتَفَعِّلُنَّ ہو گیا۔

(۴) نقص: کف اور عصب کو جمع کرنا۔ یعنی جز کے پانچویں حرف کو ساکن اور ساتویں حرف
کو حذف کرنا جیسے مُفَاعِلَتُنَّ کے لام کو ساکن اور فین کو گرایا تو مُفَاعِلَتُنَّ ہو کر مُفَاعِلُنَّ
ہو گیا۔

علت کی دو قسمیں ہیں۔ اضافہ کر کے تغیر کرنا اور کمی کر کے تبدیلی کرنا۔ اضافہ کر کے
تبدیلی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ترفیل: جس جز کے آخر میں تدمجوع ہو اس کے آخر میں سبب خفیف کا اضافہ کرنا
جیسے مُتَفَاعِلُنَّ پر اضافہ کیا تو مُتَفَاعِلَتُنَّ ہو کر مُتَفَاعِلَاتُنَّ ہو گیا۔

(۲) تذریل: جس جز کے آخر میں تدمجوع ہو اس کے آخر میں ساکن حرف کا اضافہ کرنا۔ جیسے
مُفَاعِلَتُنَّ پر اضافہ کیا تو مُفَاعِلَتُنَّ ہو کر مُفَاعِلَاتُنَّ ہو گیا۔

(۳) تسبیح: جس جز کے آخر میں سبب خفیف پر ساکن حرف کا اضافہ کرنا جیسے فَاعِلَاتُنَّ
پر اضافہ کیا تو فَاعِلَاتُنَّ ہو کر فَاعِلَاتُنَّ ہو گیا۔

قَطَعْتُ ، وَحَذَفْتُ سَاكِنِ الْوَتِدِ الْمَجْمُوعِ وَإِسْكَانُ مَا قَبْلَهُ قَطْعٌ ، وَهُوَ
مَعَ الْحَذَفِ بَثْرٌ ، وَحَذَفْتُ سَاكِنِ السَّبَبِ وَإِسْكَانُ مُتَعَرِّكِهِ قَصْرٌ
وَحَذَفْتُ وَتِدَ مَجْمُوعِ حَذْفٌ ، وَمَقْرُودِي صَلَمٌ ، وَإِسْكَانُ السَّالِمِ الْمُتَحَرِّكِ
وَقَعْتُ ، وَحَذَفْتُ كَسَفٌ »

کئی کر کے علت کی نو قسمیں ہیں۔
۱۱ حذف:۔ جز کے آخر سے سبب خفیف کو ساقط کرنا جیسے مَفَاعِيلُنْ سے
لُنْ کو گرایا تو مَفَاعِلُ ہو کر فَعُولُنْ ہو گیا۔

۲۱ قطف:۔ حذف و عصب کو جمع کرنا یعنی جز کے پانچویں متحرک کو ساکن کرنا اور
آخر سے سبب خفیف کو گرایا جیسے مَفَاعِيلَتُنْ سے تُنْ کو گرایا اور لام کو ساکن کیا
تو مَفَاعِلُ ہو کر فَعُولُنْ ہو گیا۔

۳۱ قطع:۔ جز کے وتد غیر کے ساکن کو حذف کر کے اس کے ماقبل کو ساکن کرنا جیسے
مُسْتَفْعِلُنْ کے نون کو گرا کر لام کو ساکن کیا تو مُسْتَفْعِلُ ہو کر مَفْعُولُنْ ہو گیا۔

۴۱ ترسرا:۔ قطع و حذف کو جمع کرنا جیسے فَاعِلَاتُنْ سے تُنْ کو حذف کی وجہ سے ساقط
کیا اور قطع کی وجہ سے الف کو ساقط کر کے لام کو ساکن کیا تو فَاعِلُ ہو کر فَعْلُنْ ہو گیا۔
۵۱ قصر:۔ سبب کے ساکن حرف کو حذف کر کے اس کے متحرک کو ساکن کرنا۔

جیسے مَفَاعِيلُنْ سے نون کو گرا کر لام کو ساکن کیا تو مَفَاعِلُ ہو گیا۔

۶۱ حذف:۔ وتد مجموع کو حذف کرنا جیسے مَتَفَاعِلُنْ سے عِلُنْ کو حذف کیا تو مَتَفَا
ہو کر فَعْلُنْ ہو گیا۔

۷۱ صل:۔ وتد مفروق کو حذف کرنا جیسے مَفْعُولَاتُ سے لَاتُ کو حذف کیا تو
مَفْعُوْ ہو کر فَعْلُنْ ہو گیا۔

۸۱ وقف:۔ ساتویں متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے مَفْعُولَاتُ کے تار کو ساکن کیا تو
مَفْعُولَاتُ ہو گیا۔

۹۱ کسف:۔ ساتویں متحرک حرف کو حذف کرنا جیسے مَفْعُولَاتُ کے تار کو حذف کیا تو مَفْعُولَا ہو کر مَفْعُولُنْ
ہو گیا۔

الْبَابُ الثَّانِي

فِي اَسْمَاءِ الْبُحُورِ وَاَعَارِئِهَا وَاضْرِبِهَا

الْأَوَّلُ الطَّوِيلُ، وَاجْزِلُهُ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ مَفَاعِيلُنْ
وَعُرُوضُهُ وَاجِدَةٌ مَقْبُوضَةٌ وَاضْرِبُهَا ثَلَاثَةً؛

دوسرا باب

بحرول کے اسماء و عروض و ضربوں کے بیان میں

پہلی بحسب ۱۔ طویل ہے۔ اس کے اجزائے یہ ہیں۔

فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ
اس بحر کی ایک عروض مقبوض یعنی مَفَاعِيلُنْ اور اس کی تین ضرب ہیں۔

۱۵ اس کی تفصیل میں جانے سے پہلے چند امور کا جائزہ ضروری ہے تاہم کے اگر راستہ اجزاء میں تو وہ تمام
اگر دونوں عروضوں میں ایک بحر حذف کر دیا جائے تو وہ بحر تو۔ اگر دونوں عروضوں میں آدھے اجزاء حذف
کر دیئے جائیں تو وہ مشطور۔ اگر دونوں عروضوں میں صرف ایک ایک جزو باقی رہے تو وہ منہو کہ ہے
علامہ بحر کی ایک تقسیم عروض کے اعتبار سے اور عروض کی ضرب کے اعتبار سے ہوتی ہے مثلاً کہتے ہیں کہ اس
بحر کی اتنی عروض ہیں اور ہر عروض کی اتنی ضرب ہیں۔ اگر کوئی عروض مثلاً مقبوض ہے تو اس کا تمام عروضوں
میں عروض مقبوض ہوگی خواہ ضرب بدلتی رہے۔ علامہ عربی کی عروض تینت اور ضرب مذکور استعمال ہوتی
ہے یہ تقطیع میں ان حروف کا اعتبار کیا جاتا ہے جو پڑے جاتے ہیں خواہ کچھ نہ جائیں جیسے
توین، اور کثر، زبر، زیر اور پیش میں نون، الف، یاء اور دواو ساکن۔ یہ مستقل حروف شمار
ہوتے ہیں یہ تقطیع میں لفظ کے ٹکڑے کر دیئے جلتے ہیں خواہ وہ مہمل ہو جائے۔ علامہ ابن
شرح میں استنباد کے اشارہ کو عربی تن کے بجائے شرح میں مع تقطیع لکھا گیا ہے اور عربی تن میں
بیٹہ پر شعر کا نمبر لگا دیا ہے تاہم مراجعت میں آسانی ہو۔

الْأَوَّلُ صَحِيحٌ وَبَيِّنَةٌ (۱)، الثَّانِي مَثَلُهَا وَبَيِّنَةٌ (۲)، الثَّلَاثُ عَدُوٌّ وَبَيِّنَةٌ (۳)
الثَّانِي الْمَدِيدُ! وَاجْزَأُوهُ فَأَعْلَتُنْ فَأَعْلَتُنْ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ فَجَزَوْوْجُوْا

پہلی ضرب صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) اَيَّامُنْ ذِيكَانَتْ عُرُوْا صَحِيْقَتِيْ وَلَوْ اَنْتَ طِكْفُ بِالطُّوْعِ مَالِي وَلَا عِرْفِيْ

فعولن مفاعيلن فعولن مفاعيلن فعولن مفاعيلن فعولن مفاعيلن

اس میں ”صَحِيْقَتِيْ“ عروض مقبوض اور ”وَلَا عِرْفِيْ“ ضرب صحیح ہے

دوسری ضرب عروض کی طرح مقبوض ہے (یعنی مَفَاعِلُنْ) اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) سَتَبْدِيْ لَكَ اَوَّلًا مَّا كُنْتُ جَاهِلًا وَيَا تَبَّ لَكَ بِالْاُخْبَا رِمَنْ لَوْ تَزَوَّدْ

فعولن مفاعيلن فعولن مفاعيلن فعولن مفاعيلن فعولن مفاعيلن

اس میں ”ت جَاهِلًا“ عروض اور ”تَزَوَّدْ“ ضرب دونوں مقبوض ہیں،

تیسری ضرب مخدوف ہے یعنی مَفَاعِلُنْ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) اَيَّقِيْمُوْا بَقِي النَّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرُكُمْ وَغَالًا يُقَيِّمُوْا صَا غِيْرِيْنَ الزُّرُوْسَا

فعولن مفاعيلن فعولن مفاعيلن فعولن مفاعيلن فعولن مفاعيلن

اس میں صُدُوْرُكُمْ عروض مقبوض اور ”زُّرُوْسَا“ ضرب مخدوف ہے۔

دوسری بجز اس کے اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فاعلا تن فاعلن فاعلا تن فاعلن فاعلا تن فاعلن فاعلا تن فاعلن

یہ بحر مجزوء استعمال کرنا ضروری ہے اس کی تین عروض اور چھ ضرب ہیں پہلی عروض صحیح اور

۱۵ اے ابو نذر تہا رے لئے لوٹ ڈالنا میرا عہد تھا اور میں نے تمہیں اپنی مرضی سے نہ اپنا مال یا

اور نہ عزت۔

۱۶ عنقریب زمانہ تجھے ان چیزوں کی خبر دے گا جن سے تیرا واقف تھا اور تیرے پاس وہ شخص خبری

لائے گا جس کو تو نے زاد راہ نہیں دیا تھا (یعنی اس کو تو نے خبریں لانے کے لئے روانہ نہیں کیا تھا)

۱۷ اے بنو نعمان! تم ہمارے آگے سے سینے پٹالو (ہمارے مقابل نہ آؤ) ورنہ تم دولت کے

ساتھ سر جھکائے کھڑے نظر آؤ گے۔

وَأَعَارِضُ ثَلَاثَةً، وَأَضْرِبُ سِتَّةً، الْأُولَى صَحِيحَةٌ وَضَرْبُهَا مَثَلُهَا
وَبَيْتُهُ (۱) الثَّانِيَةُ مَحْذُوفَةٌ، وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةً، الْأَوَّلُ مَقْصُودٌ
وَبَيْتُهُ (۲) الثَّانِي وَمِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۳) الثَّلَاثُ ابْتَرُ وَبَيْتُهُ (۴)

اس کی عروض بھی اسی کی طرح (صحیح) ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) يَا بَعْدُ أَشْرُوا لِي كَلْبِيَا يَا بَعْدُ أَيْنَ آيَةُ الْفِرَارِ

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ

اس شعر میں آخری جز "فَاعِلُنْ" دونوں مصرعوں سے محذوف ہے اور "لِي كَلْبِيَا"

عروض اور "نَ الْفِرَارِ" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری عروض محذوف یعنی فَاعِلَاتُنْ ہے اور اس کی تین ضرب ہیں پہلی ضرب مقصور یعنی فَاعِلَاتُ ہے۔ اس کا شعر یہ

(۲) لَا يَغْفِرُونَ نَ امْرَأَ عَيْشَةَ كُلُّ عَيْشٍ صَابِرٌ لِيَزْوَإِ

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ

اس میں "عَيْشَةَ" عروض محذوف اور "لِيَزْوَإِ" ضرب مقصور ہے۔

دوسری ضرب عروض کی طرح محذوف یعنی فَاعِلَاتُنْ ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) اَعْلَمُوا أَنَّ فِيْكُمْ حَافِظٌ شَاهِدًا مَا كُنْتُ أَوْ غَائِبًا

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ

اس میں "حَافِظٌ" عروض اور "غَائِبًا" ضرب دونوں محذوف ہیں۔

تیسری ضرب ابتر یعنی فَعْلَتُنْ ہے اس کا شعر یہ ہے

(۴) إِنَّمَا الدُّخَانُ يَا قُوتَهُ أَخْبِثَ بَيْنَ كَيْسٍ وَهَافٍ

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ فَعِلُنْ

۱۔ لے آئے ال جو میرے لئے کلب کو زندہ کر دے (وہ تم نہیں کر سکتے اس لئے بلکہ وہ) لے آئے کہ آج بھاگنے کا موقع نہیں۔

۲۔ کسی شخص کو اس کی پڑا سائش زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اس لئے کہ ہر زندگی ختم ہونے والی ہے

۳۔ جان لو کہ میں تمہارا محافظ ہوں خواہ میں موجود ہوں یا غائب۔

۴۔ بے شک دُخان محبوبہ اس یا قوت کی طرح ہے جو تاجس کے تھیلے سے نکالا گیا ہو۔

الثَّانِيَةُ مَحْذُوفَةٌ مَجْنُونَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ، الْأَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱)،
الثَّانِي أَيْتَرُ وَبَيْتُهُ (۲)

الثَّالِثُ الْبَسِيطُ؛ وَأَجْزَاؤُهُ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ
وَأَعَارِيفُهُ ثَلَاثَةٌ وَأَضْرِبُهُ سِتَّةٌ، الْأَوَّلَى مَجْنُونَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ

اس میں "قَوْتَةٌ" عروض مخدوف "قَالِي" ضرب ابتر ہے۔

تیسری عروض مخدوف وخبون "یعنی فَعِلُنْ" ہے۔ اس عروض کی دو ضرب ہیں۔

پہلی ضرب اسی کے مثل مخدوف وخبون ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) لِقَيْتِي عَقْلٌ لِّبَيْدٍ شَيْبٍ حَيْثُ تَهْدِي سَاقَهُ قَدَمُهُ

فاعلاتن فاعلن فَعِلُنْ فاعلاتن فاعلن فَعِلُنْ

اس میں "شَيْبٍ" عروض اور "قَدَمُهُ" ضرب دونوں مخدوف وخبون ہیں۔

دوسری ضرب ابتر "یعنی فَعِلُنْ" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) رَبِّ نَادِ بَيْتًا أَوْ مَقْعًا تَقْسِمُ الْهَيْدَى وَالْخَارَاةَ

فاعلاتن فاعلن فَعِلُنْ فاعلاتن فاعلن فَعِلُنْ

اس میں "مَقْعًا" عروض مخدوف وخبون اور "خَارَاةَ" ضرب ابتر ہے۔

تیسری بحر: بسیط ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن، مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن

اس بحر کی تین عروض ادرچھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض وخبون "یعنی فَعِلُنْ" ہے۔ اس کی

۱۔ نوجوان کے لئے عقل ہے جس کے ذریعہ وہ زندگی گزارتا ہے جہاں بھی اس کے قدم اس کی پٹلی
کو راہ دکھائیں۔

۲۔ بہت سی آگ ہیں جنہیں میں رات بھر دیکھتا رہا جو ہندی گھڑی (دوبان) اور خوشبودار گھاس
کو بجسم کر رہی تھی۔

الْأَوَّلُ مِثْلَهَا وَبَيْتُهُ (۱) الثَّانِي مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ (۲) الثَّانِيَةُ مَجْزُوءَةٌ
مُجْتَمِعَةٌ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةً، الْأَوَّلُ مَجْزُوءٌ مَذَالٌ وَبَيْتُهُ (۳) الثَّانِي

دو ضرب ہیں۔ پہلی ضرب اسی کے مثل مجزون ہے۔ اس کا شعر یہ ہے
(۱) يَا حَارِ لَا أَرْمِيَنَّ مِنْكَ يَدَا هَيْتَ لَمْ يَلْقَهَا سَوْقَةٌ قَبْلِي وَلَا مَلَأَتْ
مستفعِلن فاعلن مستفعِلن فَعِلُنَّ مستفعِلن فاعلن مستفعِلن فَعِلُنَّ
اس میں "ہیئتہ" عروض اور "مَلَأَتْ" ضرب دونوں مجزون ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع "یعنی فَعِلُنَّ" ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔
(۲) قَدْ أَشْهَدُكَ عَالَةَ اللَّهِ شَعْوَاتِي جِلْمِي جَزْدًا مَعْدُ سُرُوقُهُ الْيَحْيَيْنِ سَوْ حُوبٌ
مستفعِلن فاعلن مستفعِلن فَعِلُنَّ مستفعِلن فاعلن مستفعِلن فَعِلُنَّ
اس میں "جِلْمِي" عروض مجزون اور "حُوبٌ" ضرب مقطوع ہے۔

دوسری عروض مجزوء صحیح "یعنی ایک جز ساقط ہے" اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب
مجزوء مذال "یعنی مستفعِلان" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) إِنَّا ذَمُّدْنَا عَلَى مَا خَيَّلَتْ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ دَعْدُ رُوَيْثُ تَمِيمٌ
مستفعِلن فاعلن مستفعِلن مستفعِلن فاعلن مستفعِلن

یہ شعر مجزوء ہونے کی وجہ سے ایک جز "فاعِلن" دونوں مصرعوں سے ساقط ہو گیا
اور اس میں "مَا خَيَّلَتْ" عروض صحیح اور "رُوَيْثُ تَمِيمٌ" ضرب مذال ہے۔
دوسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے

۱۔ اے جو حادثہ تمہاری طرف سے میرے مولشیوں کو مصیبت نہ پہنچے (کہ تم میرے مولشیوں کو قبضہ میں
رکھو) میرے مولشیوں کو اس سے پہلے کسی بادشاہ اور رعایا نے نہیں لیا۔

۲۔ میں نے ہولناک و تباہ کن جنگوں میں حصہ لیا ہے اس حال میں کہ مجھے کم بالوں والا سبک منہ
والا اور متناسب الاعضاء گھوڑا اٹھائے ہوئے تھا (میں اس پر سوار تھا)

۳۔ جو دھوکہ قبیلہ سعد بن زید اور عمرو بن تیم نے ہمیں دیا تھا اس پر ہم نے ان کی مذمت کی۔

مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱) الدَّالِثُ مَجْزُوٌّ وَمَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ (۲) الثَّالِثَةُ مَجْزُوَّةٌ
مَقْطُوعَةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۳)
الرَّابِعُ الْوَافِرُ؛ وَأَجْزَاؤُهُ مَفَاعِلَتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ وَلَهُ

(۱) مَاذَا أَوْتَوْا فِي عَمَلِي رَبِّعَ عَفَا مَخْلُوعِي دَارِسِ مُسْتَعْجِمِ
مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن
اس شعر میں ”رَبِّعَ عَفَا“ عروض اور ”مُسْتَعْجِمِ“ ضرب دونوں صحیح ہیں
تیسری ضرب مجزوء مقطوع ”یعنی مفعولن“ ہے اور اس کا شعر یہ ہے

(۲) سَيُورُ مَعًا إِنَّمَا مِيعَادُكُمْ يَوْمَ الْثَّلَاثِ ثَابِتٌ بِطِ نِ الْوَادِي
مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مفعولن
اس شعر میں ”مِيعَادُكُمْ“ عروض صحیح اور ”نِ الْوَادِي“ ضرب مقطوع ہے۔
تیسری عروض مجزوء مقطوع ”مفعولن“ ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے
مثل ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) مَا هَيْجَ اللَّهُ شَوْقَ مَنْ أَطْلَالَ أَضْحَتِ تَيْفًا زَاكُوْحَ حِي الْوَاجِي
مستفعلن فاعلن مفعولن مستفعلن فاعلن مفعولن
اس میں ”أَطْلَالَ“ عروض اور ”حِي الْوَاجِي“ ضرب دونوں مقطوع ہیں۔
چوتھی بحر ہے۔ وافر ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
اس کی دو عروض اور تین ضرب ہیں۔

۱۔ میرا اس منزل پر کھڑا ہونا اس سبب سے نہیں ہے کہ یہاں کے گھر ڈھ گئے، زمین سے مل گئے
اور گر گئے ہو گئے (بلکہ اس وجہ سے ہے کہ یہاں کے رہنے والوں سے مجھے محبت تھی)
۲۔ ساتھ ساتھ چلو، بے شک تم سے قتال کا مقررہ وقت لجن الوادی میں منسلک کا دن ہے۔
۳۔ ان ٹیلوں نے اشتیاق پیدا کیا جو جلیل میدان بن گئے اور کتابت کے لفظوں کی طرح مخفی ہو گئے۔

عَرُوضَانِ وَثَلَاثَةُ أَصْوَابٍ، الْأَوَّلَى مَقْطُوفَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا
وَبَيْتُهُ (۱) الثَّانِيَةُ مُجَزَّوَةٌ صَحِيحَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ؛ الْأَوَّلُ مِثْلُهَا
وَبَيْتُهُ (۲) الثَّانِي مُجَزَّوٌ مَعْصُوبٌ وَبَيْتُهُ (۳)

پہلی عروض اور اس کی ضرب مقطفہ یعنی فعولن ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) لَنَا غَنَمٌ نَسَوَتْهَا غِزَارُ كَانَتْ قُرُو نَ حِلَّتِهَا لِعِجْصِي

مفاعلتن مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعلتن فعولن

اس میں "غِزَارُ" عروض اور "عِجْصِيُو" ضرب دونوں مقطوف ہیں۔

دوسری عروض مجزؤ صحیح ہے اس کی دو ضرب ہیں پہلی ضرب اسی کے مثل صحیح ہے

اس کا شعر یہ ہے

(۲) لَقَدْ عَلِمْتُ رَيْبَعَةَ أَنْ كَابَلَكَ وَاهِنْ خَلْقِي

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

یہ شعر مجزؤ ہے اسی وجہ سے ایک جز مفاعلتن دونوں مصرعوں سے گر گیا۔

"رَيْبَعَةَ أَنْ" عروض اور "وَاهِنْ خَلْقِي" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب معصوبہ یعنی مفاعیلن ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) أَعَايَتُهَا وَامْرُهَا قَتْعُصْبِي وَتَعْصِيَتِي

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعیلن

یہ شعر مجزؤ ہے اور "وَامْرُهَا" عروض صحیح اور "وَتَعْصِيَتِي" ضرب معصوبہ ہے۔

۱۔ ہمارے پاس بحرث مولشی ہیں جنہیں ہم سہکاتے اور جراتے ہیں ان مولشیوں میں سے اکثر کے سنگ
لاٹھیوں کی طرح لمبے ہیں۔

۲۔ بلاشبہ قبیلہ ربیع نے جان لیا ہے کہ تہارے معاہدہ کی رسی گزردو بوسیدہ ہے۔

۳۔ میں اس کی نافرمانی پر اس پر عتاب کرتا ہوں اور اسے حکم دیتا ہوں تو وہ مجھے راور غصہ ڈلاتی
ہے اور میرے حکم کی نافرمانی کرتی ہے۔

الْمَخَامِسِ الْكَامِلُ : وَأَجْزَاءُهُ مُتَفَاعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَأَعَارِئُهَا
ثَلَاثَةٌ وَأَضْرِبُهُ تِسْعَةٌ ، الْأَوَّلُ إِلَى تَامَةٍ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةً ، الْأَوَّلُ قِيلُهَا
وَبَيْتُهُ (۱) ، الثَّانِي مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ (۲) ، الثَّالِثُ أَحَدٌ مُمْضَرٌّ وَبَيْتُهُ (۳)

پانچویں بحر۔ کامل ہے۔ اس کے یہ اجزاء ہیں

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

اس کی تین عروض اور نو ضرب ہیں۔ پہلی عروض تامہ (صحیح) ہے اور اس کی تین ضرب ہیں
پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) وَإِذَا صَحَّوْتُ فَمَا أَقْصُ جُوعُنْ نَدَى وَكَمَاعِلُهُ شَمَائِلِي وَتَكْرُمِي ۞

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

اس میں ”جُوعُنْ نَدَى“ عروض اور ”وَتَكْرُمِي“ ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع ”یعنی فَعْلَا تَنْ“ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَإِذَا دَعَوْ نَفْسَ عَمَلُهُ نَ فَإِنَّهُ نَسْبُ يَرْيَدُ ذَلِكَ مِنْهُ نَ خَبَالًا ۞

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

اس میں ”نَ فَإِنَّهُ“ عروض صحیح اور ”نَ خَبَالًا“ ضرب مقطوع ہے۔

تیسری ضرب احد مضمّر ”یعنی فَعْلُنْ“ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) لَعَنَ الدِّيَا رُفْرَامَتِي نَ فَعَا قِلْ سُدُوسَتٌ وَعَيْدِي ۞ اِيْحَالًا قَطْرًا ۞

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

۱۔ اور جب گرمی نشہ سے ہوش میں آگیا ہوں تو سخاوت میں کوتاہی نہیں کروں گا اور جیسا کہیری
عمدہ عادات و خصائل اور فیاضی کو تو جانتی ہے۔

۲۔ اور جب ان عورتوں نے تجھے اپنا چچا کہہ کر پکارا تو یہ ایسی نسبت ہے کہ جس نے تیری حقارت
کو ان کے نزدیک زیادہ کر دیا (یعنی تجھے بوڑھا خیال کیا)

۳۔ رامت اور عاقل کے درمیان کے گھروں کا کون ضامن ہے جو تباہ ہو گئے اور ان کی نشانیوں کو
بارش نے بدل دیا۔

الثَّانِيَّةُ حَدَّاءُ، وَلَمَّا ضَرَبَانِ : الْأَوَّلُ وَمِثْلُهَا وَيَبِيئُهُ (۱) ، الثَّانِي أَحَدُ
مُضْمَرٍ وَيَبِيئُهُ (۲) ، الثَّالِثَةُ مَجْنُوزَةٌ صَوِيحَّةٌ أَضْرَبُهَا أَرْبَعَةُ الْأَوَّلِ مَجْنُوزٌ
مَوْفَلٌ وَيَبِيئُهُ (۳)

اس میں "نِ فَعَا قِل" عروض صحیح اور "قَطْرُ" ضرب احد مفسر ہے
دوسری عروض حذار "یعنی فَعَلْنُ" ہے۔ اس کی دو ضرب ہیں۔ پہلی ضرب اس
کے مثل احد ہے اور اس کا شعر یہ ہے

(۱) دِمْنُ عَفْتُ وَمَحَامَعَا لِمَهَا هَطَلُ اجْشُ شُ وَبَارِحُ تَرِبُ
متفاعلن متفاعلن فَعَلْنُ متفاعلن متفاعلن فَعَلْنُ

اس میں "لِمَهَا" عروض اور "تَرِبُ" ضرب دونوں احد ہیں۔

دوسری ضرب احد مفسر "یعنی فَعَلْنُ" ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَلَا تَأْتِ أَشْ جَمُ مِنْ مَّا مَدَّ إِذْ دُعِيَتْ نَزَالٌ دَلِمٌ فِي لَذْ دُعِيْدُ
متفاعلن متفاعلن فَعَلْنُ متفاعلن متفاعلن فَعَلْنُ

اس میں "مَدَّ إِذْ" عروض حذار اور "دُعِيْدُ" ضرب احد مفسر ہے
تیسری عروض مجنوز اور صحیح ہے۔ اس کی چار ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مجنوز مرقل
"یعنی مُتَفَاعِلَاتُنْ" ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) وَلَقَدْ سَبَقَ تَهْمُوَالِي يَ فَلَوتَرَعُ مَتَ وَأَنْتَ الْخُرُ
متفاعلن متفاعلن متفاعلاتن

یہ شعر مجنوز ہونے کی وجہ سے ایک ایک جز گز گیا اور اس میں "تَهْمُوَالِي" عروض

۱۔ یہ وہ مقامات ہیں جو ختم ہو گئے اور ان کے آثار کو تیز بارش اور طوفان باد و باران نے مٹا دیا۔
۲۔ اور تو شیر سے زیادہ بہادر ہے جب کہ لڑائی کی آواز لگائی جائے اور خون ناک مقامات میں
خوب گھسنے والا ہے۔

۳۔ اور تو ان جنگجوؤں سے پہلے میری طرف آیا، تو لڑائی کے وقت پیچھے ہو کر کیوں ہٹ گیا؟
(معلوم ہوا کہ تو بزدل ہے)

الْثَّانِي مَجْزُوْ مَذَالٌ وَبَيْتُهُ (۱) ، الثَّالِثُ مِثْلُهُ مَوْبِدَّتُهُ (۲) ،
الرَّابِعُ مَجْزُوْ مَقْطُوْعٌ وَبَيْتُهُ (۳)

صحیح اور " تَ وَأَنْتَ الْخِرُ " ضرب مرقل ہے ۔
دوسری ضرب مجزوم ذال ہے (یعنی جز کے آخر میں ایک ساکن کا اضافہ کیا تو
متفاعلان ہو گیا) اس کا شعر یہ ہے ۔

(۱) جَدَتْ يَكُوْنُ مَقَامُهُ أَبَدًا مِثْلُ تَلِيفِ الرِّيَا حُ^{لہ}
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان
اس میں " نَ مَقَامُهُ " عروض صحیح اور " تَلِيفِ الرِّيَا حُ " ضرب منال ہے
اور شعر مجزوم ہے ۔

تیسری ضرب عروض کے مثل مجزوم صحیح ہے ۔ اس کا شعر یہ ہے ۔
(۲) وَلَا ذَا فَتَقَرُّ تَ فَلَا تَكُنْ مُتَجَشِّعًا وَتَجَمَّلُ^{لہ}
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
یہ شعر مجزوم ہے اور اس میں " تَ فَلَا تَكُنْ " عروض اور " وَتَجَمَّلُ " ضرب دونوں
صحیح ہیں ۔

چوتھی ضرب مجزوم مقطوع " یعنی فَعْلَانُ " ہے اس کا شعر یہ ہے ۔
(۳) وَإِذَا هُمُوْ ذَكَرُوا الْاِسْمَا عَوَّلَ الْاَثْرَ وَالْاِحْسَنَاتِ^{لہ}
متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلا توت
یہ شعر مجزوم ہے اور اس میں " ذَكَرُوا الْاِسْمَا " عروض صحیح اور حَسَنَاتِ " ضرب مقطوع ہے ۔

لہ قبر کا شکار ایسی جگہ ہو گا جہاں ہمیشہ ہوائیں رخ بدلتی رہیں گی ۔
لہ جب تو محتاج ہو جائے تو حریفوں نہ بن بلکہ کپڑے پہن کر زمینت اختیار کرے ۔
لہ اور جب انہوں نے برائی کا ذکر کیا تو انہوں نے اچائیاں زیادہ کیں ۔

السَّادِسُ الْهَزَجُ ۱. وَاجْزَاؤُهُ مَفَاعِيلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ مَجْدُودٌ
وَجُوبًا وَعَرُومَةً وَاحِدَةً صَحِيحَةً ۲. وَلَهَا صَرِيحَانِ، الْأَوَّلُ مِثْلُهَا
وَبَيْتُهُ (۱) الْثَانِي مَحْدُودٌ وَبَيْتُهُ (۲)

السَّابِعُ الرَّجُزُ ۱. وَاجْزَاؤُهُ مُسْتَفْعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ، وَاعْتَادَ
الرُّبْعَةُ وَاهْزُبُهُ خُمُسَةً، الْأَوَّلُ ثَلَاثَةٌ وَلَهَا صَرِيحَانِ، الْأَوَّلُ مِثْلُهَا

چھٹی بحر۔ ہزج ہے اس کے اجزاء یہ ہیں

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
اس بحر کا مجزؤ استعمال واجب و ضروری ہے اس کی ایک عروض صحیح ہے اور اس کی دو
ضرب ہیں پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) عَصَايُنَا ۱. لِيَكُنِيَ السَّهْ ۲. بُ فَلَا مَلَا حُ فَالْغَمْرُ ۳

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس میں (۱) لِيَكُنِيَ السَّهْ عروض اور (۲) حُ فَالْغَمْرُ ضرب دونوں صحیح ہیں۔
دوسری ضرب مخدوف (یعنی فَعُولُنْ)، اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَمَا ظَهَرِي ۱. لِبَايَعِ الضَّيْدُ ۲. حِرَابُ الظَّهْرِ الَّذِي ذُلُولُ ۳

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس میں (۱) لِبَايَعِ الضَّيْدُ عروض صحیح اور (۲) ذُلُولُ ضرب مقطوع ہے شعر مجزؤ ہے
ساتویں بحر: رجز ہے اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اس کی چار عروض اور پانچ ضرب ہیں۔ پہلی عروض تائید صحیحہ ہے اور اس کی دو ضرب ہیں

۱۔ آلِ لَيْلِ کے مقامات سبب، املاح اور تکرار مٹ گئے۔

۲۔ بحرِ رجز کا ارادہ کرنے والوں کے لئے میں جھکا ہوا سنیں ہوں (بلکہ خود ان کا مقابلہ کروں گا)

وَبَيْتُهُ ۱۰، الثَّانِي مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ ۱۱، الثَّانِيَّةُ مَجْزُوءَةٌ صَحِيحَةٌ
وَصَرُبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ ۱۲، الثَّلَاثَةُ مَشْطُورَةٌ وَهِيَ الصَّرْبُ وَبَيْتُهُ ۱۳

پہلی ضرب عروض کے مثل ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

« ذَا لَيْلَةٍ حَتَّى إِذْ سَلَيْتُ عَلَى جَاوَةٍ فَقَرَأْتُ لَهَا أَيْاتَهَا مِثْلَ الزُّبُرِ ۱۰

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اس میں «حَتَّى جَاوَةٍ» عروض اور «مِثْلَ الزُّبُرِ» ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع «یعنی مفعولن» ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۲) الْقَلْبُ مِنْهَا مُسْتَوِيٌّ عَمَّ سَالِمٌ وَالْقَلْبُ مِنْ بَنِي جَاهِدٍ مَجْهُودٌ ۱۲

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولن

اس میں «عَمَّ سَالِمٌ» عروض صحیح اور «مَجْهُودٌ» ضرب مقطوع ہے۔
دوسری عروض مجزوءہ صحیح ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۳) قَدْ هَامَ قَدْ حَيَّ مَنَزِلٌ مِنْ أَمْعَدٍ بِدَوْ مَقْفَرٍ ۱۳

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

یہ شعر مجزوءہ ہے اس میں «بَنِي مَنَزِلٌ» عروض اور «بِدَوْ مَقْفَرٍ» ضرب دونوں صحیح ہیں۔

تیسری عروض مشطورہ ہے یعنی اس کے آدھے اجزاء مخدوف ہیں اور عروض ہی ضرب ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۴) مَا هَامَ أَحَدٌ زَانًا وَشَجَّ وَاقْدُ شَجَا ۱۴

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

۱۵) سلمیٰ کا گھر جبکہ سلمیٰ بڑھوس تھی خالی ہے۔ اب اس کی نشانیاں کتاب کے حروف کے مانند معلوم ہوتی ہیں۔
۱۶) محبوبہ کا دل پر سکون ہے اور محبت کی مشقت سے محفوظ ہے جبکہ میرا دل محبت کی مشقت
برداشت کر رہا ہے اور تکلیف میں ہے۔

۱۷) ام عمرو کے خالی گھر نے میرے دل میں پیمان برپا کر دیا کہ کس چیز نے غموں کا پیمان پیدا کر دیا۔

الرَّابِعَةُ مَنُوكَةً وَهِيَ الضَّرْبُ وَيَيْتَسُ (۱)،
 الثَّانِيَةُ التَّوَمَلُ، وَأَجْزَاؤُهُ فَاعِلَاتُنْ سِتُّ مَرَاتٍ وَلَهُ عَرُوضَاتٌ
 وَسِتُّهُ أَضْرِبُ، الْأَوَّلَى تَحْدُودُهُ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةٌ، الْأَوَّلَى تَامٌ
 وَيَيْتَسُ (۲)

یہ شعر مشطور ہے۔ چھ اجزاء میں سے کل تین اجزاء مذکور ہیں اس میں ”فاقذ شبا“
 ضرب و عروض ہے اور صحیح ہے۔
 چوتھی عروض منہوک ہے یعنی اس کے دو تہائی اجزاء محذوف ہیں اور عروض ہی ضرب
 ہے اس کا شعر یہ ہے۔

يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعٌ
 مُسْتَفْعَلُنْ مُسْتَفْعَلُنْ

یہ شعر منہوک ہے۔ چھ اجزاء میں سے صرف دو اجزاء مذکور ہیں ”فِيهَا جَذَعٌ“
 عروض و ضرب ہے اور صحیح ہے۔

آٹھویں بحر:- رمل ہے اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 اس کی عروض اور چھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض محذوف ”یعنی فاعلن“ ہے
 اور اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب تام و صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔
 (۲) مَثَلُ تَحْقِيقِ الْبُرْدِ عَفَى بَعْدَكَ اَلْ حَقُّ وَمَنْنَا حَاوِثًا وَيَدُ الْبُشَمَالِ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 اس میں ”رَبْعَدَكَ اَلْ“ عروض محذوف اور ”بُ الشِّمَالِ“ ضرب صحیح ہے

۱۔ لے کاش کہیں اس وقت نوجوان ہوتا۔
 ۲۔ تیرے بعد اس کے گھر کو بارش اور آندھیوں نے بوسیدہ چادر کی طرح مٹا دیا۔

الْفَائِي مَقْصُورٌ وَبَيْتُهُ (۱) الْثَالِكُ مَثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۲) الثَّانِيَةُ
مَجْزُوءَةٌ مَحِيصَةٌ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةً : الْأَوَّلُ مَجْزُوءٌ وَمَسْبُوحٌ وَبَيْتُهُ (۳)

دوسری ضرب مقصور ” یعنی فاعلان “ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) أَبْلِغِ النَّعْمَ حَانَ عَنِّي مَائُكَا أَنَّهُ قَدْ طَالَ حَبْنِي وَإِنْتَكَارُ^{لہ}

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

اس میں ” مَائُكَا “ عروض مخدوف ہے اور ” وَإِنْتَكَارُ “ ضرب مقصور ہے۔

تیسری ضرب عروض کے مثل مخدوف ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) قَالَتِ اللَّهُ نِسَاءُ لَمَّا جِئْتُمَا شَابَ بَعْدِي رَأْسٌ هَلًا وَاشْتَهَبُ^{لہ}

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اس میں ” جِئْتُمَا “ عروض اور ” وَاشْتَهَبُ “ ضرب دونوں مخدوف ہیں۔

دوسری عروض مجزوء صحیح ہے اور اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مجزوء مستفی ہے

” یعنی فاعلاتان “ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) يَا خَلِيلِي يَا اَرْبَعًا وَاسْتُخِرَ اَرْبُ^{لہ} عَالِي عُسْفَانَ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتان

اس میں ” يَا اَرْبَعًا وَاسْتُخِرَ “ عروض صحیح اور ” عَالِي عُسْفَانَ “ ضرب مستفی ہے

یہ شعر مجزوء ہے۔

لہ نعمان کو میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ میری قید اور انتظار لمبا ہو گیا۔

لہ جب میں خسار کے پاس آیا تو اس نے (میری بابت) کہا کہ میرے بعد اس شخص کا سر بڑھا ہو گیا اور
سفیدی غالب آگئی۔

لہ لے میرے دوستو ٹھہرو اور انتظار کرو اور مقام عسفان کے لوگوں کی خبر حاصل کرو (ربیع دوم ۱۰۷۰ء)

الْثَّانِي مِثْلَهَا وَيَبْتَدُءُ، الثَّالِثُ مَجْزُؤٌ وَمَحْذُوفٌ وَيَبْتَدُءُ، (۲)
 التَّاسِعُ السَّرِيحُ، وَاجْتِرَاءُهُ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ
 مَفْعُولَاتٌ عَرَّتَيْنِ، وَأَعَارِضُهُ أَرْبَعٌ، وَأَضْرِبُهُ سِتَّةٌ
 الْأَوَّلَى مَطْوِيَّةٌ مَكْسُوكَةٌ وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةٌ، الْأَوَّلُ مَطْوِيٌّ
 مَوْقُوفٌ وَيَبْتَدُءُ (۳)

دوسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔
 «مُقْفِرَاتٌ دَارِسَاتٌ مِثْلُ أَيَا تِ الزُّبُورِ»
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 اس میں «دَارِسَاتٌ» عروض اور «تِ الزُّبُورِ» ضرب دونوں صحیح ہیں۔
 اور شعر مجزؤ ہے۔

تیسری ضرب مجزؤ و محذوف ہے «یعنی فاعلن» اس کا شعر یہ ہے۔
 «مَالِمَا قَرَّ رَثِّ بِهِ الْعَيْدُ نَنَانٍ مِنْهُ ذَا ثَمَنٍ»
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 اس میں «رَثِّ بِهِ الْعَيْدُ» عروض صحیح اور «ذَا ثَمَنٍ» ضرب محذوف
 ہے اور شعر مجزؤ ہے۔
 نوین بحر۔ سریح ہے اس کے اجزاء یہ ہے

مستفعلن مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات
 اس کی چار عروض اور چھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض مطویہ مکسوفہ «یعنی فاعلن» ہے
 اس کی تین ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مطوی موقوف «یعنی فاعلان» اس کا شعر یہ ہے
 «أَزْمَانٌ سَدُّ لِي لَا يَبْرِي مِثْلَهَا لَرَّ رَاعُونَ فِي شَاهِدٍ وَلَا فِي عَوَاقِ»
 مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلان

۱۔ گھر والی اور منہدم ہیں جیسے کتاب کی کٹی علامات، ۲۔ یہ وہ قیمت نہیں ہے جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔
 ۳۔ سہلی کے (ساتھ گزرے ہوئے) زمانوں (کی لذت) کو دیکھنے والوں نے اس بیسے زمانے نہ تمام میں
 دیکھے اور نہ عراق میں۔

الْثَّانِي مِثْلَهَا وَبَيْتُهُ ۱۱، اَلْثَّالِثُ اَصْلُهُ وَبَيْتُهُ ۱۲، اَلْثَّانِيَةُ
مُخْبَوْلَةٌ مَكْسُوفَةٌ وَصَرُبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهَا ۱۳،

اس میں ۱۱، ۱۲، ۱۳، مِثْلُهَا اَلْثَّالِثُ، عروض مطوی مکسوف اور ۱۱، ۱۲، ۱۳، ضرب مطوی
موقوف ہے۔

دوسری ضرب عروض کے مثل ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

۱۱، هَاجَ الْهُوَى رُسْمُ يَذَاتِ الْعَصَا مُخْلَوِقٌ مُسْتَعِجِمٌ مُخَوَّلٌ
مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن

اس میں ۱۱، ۱۲، ۱۳، هَاجَ الْهُوَى، عروض اور ۱۱، ۱۲، ۱۳، مُخْلَوِقٌ، ضرب دونوں مطوی مکسوف ہیں۔
تیسری ضرب اسلم ۱۱، یعنی فَعْلُنْ، ہے اس کا شعر یہ ہے۔

۱۲، قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدِي لِي الْفَنَاءَ مَهْلًا لَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسْءَ مَا عِجِي
مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن

اس میں ۱۱، ۱۲، ۱۳، قَالَتْ، عروض مطوی مکسوف اور ۱۱، ۱۲، ۱۳، مَا عِجِي، ضرب اصل ہے۔
دوسری عروض مخول مکسوف ۱۱، یعنی فَعْلُنْ، ہے اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے
اس کا شعر یہ ہے۔

۱۳، اَلشَّمْسُ مَسْدُكَ وَالْوَجُوهُ دَنَا نَيْرُ وَاطُ سَرَايِ الْاَكْهَدُ فَعَمَّ
مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن
اس میں ۱۱، ۱۲، ۱۳، اَلشَّمْسُ، عروض اور ۱۱، ۱۲، ۱۳، فَعَمَّ، ضرب دونوں مخول مکسوف ہیں۔

۱۴، عشق کو بھڑکایا ذات انصاف مقام پر محبوب کے دیکھنا کے، ایسے فحاشات نے جو بوسیدہ ہو گئے،
اور کئی سال پرانے ہیں۔

۱۵، اس نے کہا ٹھہر جاؤ مالا لحو اس نے فحش کلام کا ارادہ نہیں کیا تھا، بلاشبہ تو نے میرے کانوں تک اپنا
کلام پہنچا دیا۔

۱۶، ان عورتوں کی خوشبو مشک کی طرح ہے اور چہرے دیناروں کی طرح روشن ہیں اور تعصیوں کے اطراف
یعنی انگلیاں خم (پودہ) کی طرح سرخ ہیں۔

أَنَّ الشَّيْءَ مَوْقُوفٌ مَشْطُورٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۱) الْوَابِئَةُ
مَكْسُوفَةٌ مَشْطُورَةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ (۲)
الْعَاشِرُ الْمُنْسَرِحُ، وَأَجْزَاءُهُ مُسْتَفْعِلُنْ، مَفْعُولَاتُ

تیسری عروض موقوفہ یعنی مفعولان ہے اور یہ عروض مشطور (یعنی نصف اجزاء محذوف)
ہے۔ اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے (عروض و ضرب دونوں ایک ہی ہیں) اس کا
شعر یہ ہے۔

(۱) يَنْفَعُنْ فِي حَاخَاتِهَا بِالْأَبْوَالِ

مستفعلن مستفعلن مفعولان

اس میں ”بِالْأَبْوَالِ“ عروض و ضرب موقوف ہے اور شعر کے نصف اجزاء
محذوف ہیں۔

چوتھی عروض مکسوفہ، یعنی مفعولن، ہے، اس کی ضرب عروض کی طرح وہی ہے
اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) يَا صَاحِبِي رَحْلِي أَقْلًا عَذْلِي

مستفعلن مستفعلن مفعولن

اس میں ”رَا عَذْلِي“ عروض و ضرب مکسوف ہے اور شعر مشطور ہے۔

دسویں مکسرہ منسرہ ہے اس کے اجزاء یہ ہیں

مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مستفعلن

اس کی تین عروض و تین ضرب ہیں۔ پہلی عروض صیغ اور اس کی ضرب مطوی ”دینی

۱۔ وہ عورتیں اس کے اطراف میں پیشاب چھڑکتی ہیں۔

۲۔ اسے میرے کجاوہ کے ساتھیوں میری ملامت کم کر دو۔

مُسْتَفْعِلُنْ مَرَّتَيْنِ، وَأَعَارَيْتُهُ ثَلَاثَةً كَأَضْرِبُهُ. الْأَوَّلَى صَحِيحَةٌ
وَضَرْبُهَا مَطْوِيٌّ وَبَيْتُهُ (۱) الثَّانِيَةُ مَوْقُوفَةٌ مِنْهُوَكَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا
دَبِيَّتُهُ (۲) الثَّالِثَةُ مَكْسُوفَةٌ مِنْهُوَكَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا دَبِيَّتُهُ (۳)
الْحَادِي عَشَرَ الْخَفِيفُ، وَأَجْزَاءُهُ فَاعِلَاتُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ

مفتعلن " ہے اس کا شعر یہ ہے ۔

(۱) اِنَّا بَيْنَ يَدَيْكَ اَزَالٌ مُسْتَعْلَاً لِلْخَيْرِ لَيْفٌ شَيْءٌ فِي مَضْرٍ الْعَرَفَا

مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مفتعلن

اس میں " مُسْتَعْلِمًا " عروض صحیح اور " اَزَالٌ " ضرب مطوی ہے ۔
دوسری عروض موقوفہ ، یعنی مفعولات ، ہے اور یہ منہوک (یعنی دو تہائی اجزاء
مخدوف) ہے اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے ، اس کا شعر یہ ہے ۔

(۲) صَبْرًا بَيْتِي عَبْدُ الدَّارِ
مستفعلن مفعولات

اس میں " عَبْدُ الدَّارِ " عروض و ضرب موقوف ہے اور شعر منہوک ہے
تیسری عروض مکسوفہ " یعنی مفعولن " ہے اور یہ بھی منہوک ہے اس کی ضرب
بھی وہی ہے اس کا شعر یہ ہے ۔

(۳) وَيْلٌ لِّهَاسِدٍ وَيْلٌ لِّهَاسِدٍ

مستفعلن مفعولن

اس میں " وَيْلٌ لِّهَاسِدٍ " عروض و ضرب مکسوفہ ہے اور شعر منہوک ہے ۔
گیارہویں بحر خفیف ہے اس کے اجزاء یہ ہیں ۔

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

۱۔ بے شک ابن زبید ہمیشہ بھلائی کرنے والا ہے ۔ اور اپنے شہر میں اچائی بھیلانے والا ہے ۔
۲۔ بنو عبد الدار صبر روا ۔

۳۔ ام سہ کے لئے سعد کی وجہ سے ہلاکت ہو ۔ (بیسے کی وفات کے غم میں اس طرح کہا) ۔

مَرَّتَيْنِ، وَأَعَارِضُهُ ثَلَاثَةٌ وَأَضْرِبُهُ خَمْسَةٌ، الْأَوَّلَى صَوِيحَّةٌ وَلَهَا
فَرْسَتَانِ، الْأَوَّلُ وَفُلُهَا وَبَيْتُهُ دَا، وَيَلْحَقُهُ التَّشْعِيثُ جَوَازًا وَهُوَ
تَغْيِيرُ ذَا عِلَاتِنِ لِيَزِنَةَ مَفْعُولُنِ وَبَيْتُهُ (۲)

اس کی تین عروض اور پانچ ضرب ہیں۔ پہلی عروض صحیح اور اس کی دو ضرب ہیں
پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے

(۱) حَلَّ أَهْلِيْ مَا يَنْدُوْ نِيْ بَادُوْ لِيْ وَحَلَّتْ عَلَوِيَّةٌ بِالسَّخَالِ

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

اس میں دو فی بَادُو، عروض اور دو بالسَّخَالِ، ضرب دونوں صحیح ہیں۔
اس ضرب کے ساتھ تشعیث لاتی کرنا جائز ہے۔ تشعیث یہ ہے کہ فاعلاتن کے
وزن کو مفعولن میں بدل دیا جائے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) لَيْسَ مَا تَنَاسَوْا بَمَنْتِ إِنَّمَا لَمِيتٌ مِّتٌ أَحْيَاءُ

فاعلاتن متفعلن فاعلاتن فاعلاتن متفعلن فاعلاتن

(۳) إِنَّمَا لَمِيتٌ مِّنْ يَعِدُ شَيْءٌ كَمِيَا كَاسِفًا لَهُ قَلْبٌ لِّلرَّجَاءِ

فاعلاتن متفعلن فاعلاتن فاعلاتن متفعلن فاعلاتن

ان دو اشعار میں عروض مخبون ہے اور ضرب دو أَحْيَاءُ اور لِّلرَّجَاءِ، میں
تشعیث ہے اور اس کا وزن مفعولن ہے۔ معلوم ہوا کہ اگر عروض غیر صحیح ہو تب بھی
تشعیث لاتی ہو سکتی ہے، نیز تشعیث عروض میں لاتی نہیں ہوتی۔ اگر اس میں
لائی ہو تو اسے ٹھہرایہ کہتے ہیں۔ ان دو اشعار کے حشو میں بھی خبن ہے جیسا کہ قطع
سے ظاہر ہے کہ مستفعلن خبن کے بعد متفعلن بن ہو گیا۔

۱۔ میرے گھر والے دُورنی اور باد کو مقامات کے درمیان ٹھہرے اور محبوبہ (مومنہ) شمال میں اپنی
جگہ پر ٹھہری۔ ۲۔ پوشش مرگیا اور دنیا کی تکالیف سے آرام پا گیا وہ مردہ نہیں ہے بلاشبہ مردہ تو وہ ہے جو
زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ حالت میں ہے۔

۳۔ بلاشبہ حقیقی مردہ وہ ہے جو نمی اور برے حال میں زندہ ہے اور اس کی امیدیں کم ہوں۔

الْثَّانِي مَحْذُوفٌ وَيَبْتَسُ (۱) الْثَانِيَةَ مَحْذُوفَةٌ وَصَوَّبَهَا مِثْلَهَا
وَبَيْتُهَا (۲) الْثَالِثَةُ مَحْذُوفَةٌ وَصَحَّحْتُهَا وَكَلَّهَا صَوْبًا بَيِّنًا ، الْأَوَّلُ
مِثْلُهَا وَيَبْتَسُ (۳) الْثَّانِي مَحْذُوفٌ وَخَبَّرُونُ مَقْصُودٌ وَيَبْتَسُ (۴)

دوسری ضرب محذوف ہے ، یعنی فاعلن ، اس کا شعر یہ ہے ۔

(۱) كَيْتَ شِعْرِي هَلْ تَمَّ هَلْ اَتَيْتَهُمْ اَمْ يَحْمِلُونَ مِنْ دُونِ ذَاكَ الْوَدَى

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن فاعلن

اس میں ” اَتَيْتَهُمْ “ عروض صحیح اور ” لَكَ الْوَدَى “ ضرب محذوف ہے ۔

دوسری عروض محذوف ” یعنی فاعلن “ ہے اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے

اس کا شعر یہ ہے ۔

(۲) اِنْ قَدَرْنَا يَوْمًا عَلَى عَاوِزٍ نَنْتَوَيْدُ لَكَ لَكْمًا لَكْمًا

فاعلاتن مستفعلن فاعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلن

اس میں ” عَاوِزِ “ عروض اور ” لَكَ لَكْمًا “ ضرب دونوں محذوف ہیں ۔

تیسری عروض مجزؤ صحیح ہے اس کی دو ضرب ہیں ۔ پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح ہے

اس کا شعر یہ ہے ۔

(۳) كَيْتَ شِعْرِي مَاذَا تَرَى اَمْ عَمْدِي فِيْ اَمْرِنَا

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلن

اس میں ” مَاذَا تَرَى “ عروض اور ” فِيْ اَمْرِنَا “ ضرب دونوں صحیح ہیں اور

شعر مجزؤ ہے ۔ دوسری ضرب مجزؤ مخبون مقصود یعنی ” فَعُولُن “ ہے اس کا شعر یہ ہے

(۴) كَلَّ حَظِيْبٌ اِنْ لَمْ تَكُوْا نُوْا غَضِبْتُمْ لَيْسَ لَكُمْ

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

لہ کاش مجھے معلوم ہو جانا کہ پہلے میرا جانا ان تک ہو گیا یا اس سے پہلے ہلاکت حاصل ہو جائے گی ۔

تھ اگر ہم کسی دن عامر پر قادر ہوئے تو اس سے پورا حق لیں گے یا اسے تمھارے لئے چھوڑ دیں گے ۔

تھ کاش مجھے معلوم ہو جانا کہ تم عرو نے ہمارے معاملے میں کیا سوچا ۔ تھ اگر تم غصہ نہ ہو تو ہر شکل کام آسان ہے ۔

الثَّانِي عَشَرَ الْمَضَارِعُ: وَأَجْزَاؤُهُ مَفَاعِيلُنْ فَاعٍ لَا تَنْ مَفَاعِيلُنْ
مَوْتَيْنِ مَجْزُوءٌ وَجُوبًا وَعَرُوضُهُ وَاحِدَةٌ صَوِيحَةٌ وَهَرْبُهَا وَثَلَاثُهَا وَبَيْتُهُ (۱)
الثَّلَاثُ عَشَرَ الْمُقْتَضِبُ: وَأَجْزَاؤُهُ مَفْعُولَاتٌ مُسْتَفْعِلُونَ
مُسْتَفْعِلُونَ مَوْتَيْنِ مَجْزُوءٌ وَجُوبًا وَعَرُوضُهُ وَاحِدَةٌ مَطْوِيَّةٌ وَهَرْبُهَا
وَثَلَاثُهَا وَبَيْتُهُ (۲)

بارہویں بحر، مضارع ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن
(فاع لاتن وندفرد ہے) اس بحر کا مجزوء استعمال واجب ہے اس کی ایک
عروض بھیج ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل بھیج ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔
(۱) دَعَا لِي لِي سَعَادِي دَوَاعِي هَذِهِ سَوَى سَعَادِي
مفاعیل فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن

اس شعر میں ”لِي سَعَادِي“ عروض اور ”وِي سَعَادِي“ دونوں بھیج ہیں۔
اس شعر میں پہلا جز مفاعیلن مکفوف ہونے کی وجہ سے مفاعیل رد گیا یہ شعر مجزوء ہے
تیرھویں بحر، مقتضب ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن
اس بحر کا بھی مجزوء استعمال واجب ہے اس کی ایک عروض مطوی رد یعنی مفتعلن،
ہے۔ اس کی ایک ہی ضرب اسی کی طرح مطوی ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔
(۲) أَقْبَلْتُ دُلاَّخَ لَهَا عَارِضَانِ كَالسَّيْفِ
فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن

اس میں ”دُلاَّخَ لَهَا“ عروض اور ”كَالسَّيْفِ“ ضرب دونوں مطوی ہیں۔
اس کا پہلا جز بھی مطوی ہے۔ یہ شعر مجزوء ہے۔

۱۔ سعاد کی محبت کے دوائی یعنی شمس صورت و جمالت نے مجھے سعاد کی طرف بلالیا۔
۲۔ محبوبہ سامنے آئی تو اس کے بالوں کی لیں لال دھاگے کی طرح یعنی سنہری بال اس کے چہرہ پر لگے

الرَّابِعَ عَشَرَ الْمَجْتَبِ، وَأَجْزَاءُهُ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ
مَرَّتَيْنِ بَحْزُودٌ وَجُوبًا وَعَرُودُهُ وَاحِدَةٌ صَحِيحَةٌ وَهَزْبُهَا مَثَلُهَا وَيَتَنُ (۱)
وَيَلْحَقُهُ التَّشْعِيثُ وَبَيْتُهُ (۲)
الْحَاوِسْ عَشَرَ الْمُتَقَارِبِ :- وَأَجْزَاءُهُ فُعُولُنْ ثَمَانِ مَرَّاتٍ

چودھویں بحر :- مجتث ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

مستفعل لن فاعلاتن فاعلاتن مستفعل لن فاعلاتن فاعلاتن

(مستفعل لن میں وتد مفروق اور فاعلاتن میں وتد مجموع ہے)

اس بحر کا مجزؤ استعمال واجب ہے اس کی ایک عروض صحیح اور اسی کے مثل ضرب ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) الْبَطْنُ مِنْ هَاخِمِيٍّ وَالْوَجْهُ بِشَلِّ الْهِلَالِ

مستفعل لن فاعلاتن مستفعل لن فاعلاتن

اس میں ”ہَاخِمِيٍّ“ عروض اور ”بِشَلِّ الْهِلَالِ“ ضرب دونوں صحیح ہیں۔
اور یہ شعر بجزو ہے۔ اس ضرب کے ساتھ تشعیث لاتی ہوتی ہے اور وزن فُعُولُنْ
بوجا تا ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) لَعَلَّ لَا يَعْزِي مَا أَقُولُ ذَا السَّيْدِ ذَا مَا مُمُولُ

مستفعل لن فاعلاتن مستفعل لن مفعولن

اس میں ”مَا أَقُولُ“ عروض صحیح اور ”ذَا السَّيْدِ“ ضرب تشعیث شدہ ہے۔

پندرھویں بحر :- مقارب ہے۔ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

فُعُولُنْ فُعُولُنْ فُعُولُنْ فُعُولُنْ فُعُولُنْ فُعُولُنْ فُعُولُنْ فُعُولُنْ

۱۔ محبوبہ کا بیت کر کے لگا ہوا اور اس کا چہرہ چاند کی مانند ہے۔

۲۔ کیا وجہ ہے کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں تو وہ بزرگ حق سے احسان کی امید ہے اس پر کان نہیں دھر رہے۔

وَلَمْ يَمُوتْ وَصَلَتْهُ أَضْرَبُ، الْأُولَى صَحِيحَةٌ وَأَضْرَبُهَا
أَرَبَعَةً، أَلَا قُلْ مِثْلَهَا وَبَيَّتْهُ (۱)، الثَّانِي مَقْصُودٌ وَبَيَّتْهُ (۲)،
الثَّالِثُ مَحْدُوفٌ وَبَيَّتْهُ (۳)

اس کی دو عروض اور چھ ضرب ہیں، پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی چار ضرب ہیں
پہلی ضرب اسی کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے

(۱) فَأَمَّا تَمِيمٌ تَمِيمُودٌ مِّنْ مَّرْ فَالضَّا هُمُ الْقَوْمُ مَحْدُوفٌ نِيَامًا
فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

اس میں ”ن مَر“ عروض اور ”نِيَامًا“ ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری ضرب مقصورہ، یعنی فَعُولٌ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) وَيَأْتِي إِلَى نِسَاءٍ بِهَا نِسَاءٌ وَشَعْبٌ مَرَضِيٌّ مِّمَّ مِثْلُ اللَّهِ سَعَالٌ
فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

اس میں ”نِسَاءٌ“ عروض صحیح اور ”سَعَالٌ“ ضرب مقصورہ ہے۔

تیسری ضرب محذوفہ، یعنی فَعْلٌ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) ذَارُونِي مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِيضًا يَسْتَعِي الرُّوَاةُ أَلْ لَذِي قَدْ رَوَفَا
فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

اس میں ”عَوِيضًا“ عروض صحیح اور ”رَوَفَا“ ضرب محذوفہ ہے۔

۱۔ قبیہ تمیم بن مرزوقم نے ڈاکر ڈالا تو انہیں گہری نیند سوسا ہوا پایا۔

۲۔ وہ ایسی عورتوں کے پاس جلتا ہے جو فقیر، براگندہ بال، دودھ پلانے والی بدبودار چڑیلوں کی طرح ہیں۔

۳۔ میں ایسے مشکل شعر نقل کرتا ہوں کہ دوسرے ناقلین شعر جب اسے سنتے ہیں تو اس میں غور کرنے کی

وجہ سے، وہ شعرا انہیں ان کے نقل شدہ شعر بھلا دیتا ہے۔

وَلَمْ يَعْزِرْ صَانٍ وَارْتَبَعَهُ أَضْرِبُ ، الْأَوَّلَى تَامَتْ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا
وَبَيْتُهُ (۱) الْمَدِينَةُ مَجْزُوءَةٌ صَحِيحَةٌ وَأَضْرِبُهَا لَوْلَاكَ ، الْأَوَّلُ
مَجْزُوءٌ مَحْبُوءٌ مَرَفَلٌ وَبَيْتُهُ (۲) ، الثَّانِي مَجْزُوءٌ مُذَالٌ وَبَيْتُهُ (۳)

اس کی دو عروض اور چار ضرب ہیں۔ پہلی عروض تام (صحیح) ہے۔ اس کی ضرب بھی
اس کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) جَاءَنَا عَامِدٌ سَالِحًا لَبَدًا مَا كَانَ مَا كَانَ مِنْ عَامِدٍ
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
اس میں ”سَالِحًا“ عروض اور ”عَامِدٍ“ ضرب دونوں صحیح ہیں۔

دوسری عروض مجزوء صحیح ہے اس کی تین ضرب ہیں: پہلی ضرب مجزوء محبون مرفل
”یعنی فَعْلَانُ“ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) دَارِسٌ لَيْسَ بِرِعْمَانَ قَدْ كَسَا هَالِبِي الْأَمْكَوَانِ
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس میں ”رِعْمَانَ“ عروض اور ”مَمْكَوَانِ“ ضرب دونوں محبون مرفل ہیں۔
عروض کو ضرب سے ملانے کے لئے اس میں ضرب کی تحلیل کی گئی۔ اسے تصریح کہتے ہیں
دوسری ضرب مجزوء مذال ہے ”یعنی فَاعِلَانُ“ اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) هَذِهِ دَارُهُمْ أَقْفَرْتُ أُمُّ زَبُورٍ رَحَّتْ هَذَا الدَّهْوَرُ
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس میں ”أَقْفَرْتُ“ عروض صحیح اور ”هَذَا الدَّهْوَرُ“ ضرب مذال ہے اور شعر
مجزوء ہے۔

۱۔ عالم ہمارے پاس صحیح دل و نیت سے آیا بعد اس کے کہ جو کینہ عامر کی طرف سے تھا۔
۲۔ سلمیٰ کا گھر عمارت کا محل پر ہے اسے دن رات کے گزرنے نے تباہی کا لباس پہنا دیا ہے۔
۳۔ یہ ان کا گھر ہے جو خالی ہو گیا یا تحریر ہے جسے زمانہ نے مٹا دیا۔

الثَّالِثُ مِثْلَهَا وَيَبْتَسُّ (۱)، وَالْخُبْنُ حَسَنٌ وَيَبْتَسُّ (۲)، وَالْقَطْعُ فِي حَشْوِهِ جَائِزٌ وَيَبْتَسُّ (۳)، وَقَدْ اجْتَمَعَا فِي قَوْلِهِ (۴)

تیسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۱) رَفَعَ عَلَى دَارِهِمْ وَابْكَيْنُ بَيْنَ أَطْ سَلَابِهَا وَالْيَمْنُ

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس میں ”دَارِ ابْكَيْنُ“ عروض اور ”وَالْيَمْنُ“ ضرب و دونوں صحیح ہیں۔ اس بحر میں وزن کرنا بہتر ہے یعنی فاعلن سے فاعلن۔ اس کا شعر یہ ہے۔

(۲) كَرَّةٌ طَرَحَتْ بِصَوَالِحَةٍ قَتَلَتْ عَقَمَهَا رَجُلٌ رَجُلٌ

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

اس میں ”لِجَعَةٍ“ عروض اور ”رَجُلٌ“ ضرب ہے اور تمام اجزاء مخبون ہیں۔ اس بحر کے حشو میں قطع ”یعنی فَعْلُنْ“ جائز ہے۔ (ضرب اور عروض میں بھی جائز ہے) اس کا شعر یہ ہے۔

(۳) مَا لِي مَالٌ إِلَّا دِرْهَمٌ أُوْبِرُ دَوْنِي ذَاكَ أَلْ أَتَهَمُ

فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ

اس میں تمام اجزاء مقطوع ہیں۔ بسا اوقات وزن اور قطع جمع ہو جاتے ہیں۔ جیسے

(۴) زَمْتُ إِبِلَ لِّلْبَيْتِ مَضًى فِي عُودٍ رَيْبَهَا مَهْ قَدْ سَلَكُوا

فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ایک جز مقطوع اور دوسرا جز مخبون ہے اور دوسرے مصرعہ میں پہلا جز مقطوع اور بقیہ اجزاء مخبون ہیں۔

۱۔ تباہ شدہ گھروں کے کھنڈرات اور دُسن مقام کے درمیان ان کے گھر پکڑا ہوا دروازہ۔

۲۔ گیند کو مڑے ہوئے سرے والی گھڑی کے ذریعہ ڈال دیا گیا تو ایک ایک آدمی اسے لے رہا ہے

۳۔ میرے پاس مال نہیں ہے سوائے درہم اور ترکی سیاہ گھوڑے کے۔

۴۔ چاشت کے وقت کہ کے شیب میں اونٹوں کو چلائی (دوا لگی) کے لئے بانٹا گیا حاشقین وہ چلے گئے۔

الْمَخَاتِمَةُ فِي الْقَابِ الْوَبِيَاتِ وَغَيْرِهَا
 التَّامُّ مَا اسْتَوَى أَجْزَاؤُهُ دَائِرَتِهِ مِنْ عَرُوضٍ وَضَرْبٍ بِإِلَاقَةٍ كَادِلِ
 الْكَامِلِ وَالْوَجْزِ، وَالْوَاقِي فِي عَرُوفِهِمْ مَا اسْتَوَى قَاهَا مِنْهُمَا بِتَقْصِ
 كَالْقَوِيلِ وَالْمَجْزُوءُ مَا ذَهَبَ جُزْءًا عَرُوضُهُ وَضَرْبُهُ، وَالشُّطْرُ
 مَا ذَهَبَ نِصْفُهُ، وَالنَّهْوَكَ مَا ذَهَبَ ثُلَاثُهُ، وَالْمُصَمَّتُ مَا خَالَفَتْ

خاتمہ

اشعار کے القاب وغیرہ کے بیان میں

تام۔ وہ شعر ہے جس کے دائرے میں سے عروض و ضرب وغیرہ اجزاء بغیر کسی کی
 کے پورے ہوں۔ جیسے بحر کامل اور بحر رجز کی پہلی نوع و بحر متدارک کی پہلی نوع
 بھی اس میں داخل ہے۔

وافی۔ عروضین کی اصطلاح میں وہ شعر ہے جس کے دائرہ کے اجزاء پورے ہوں
 لیکن ان میں زرداف و علت کی وجہ سے، کمی واقع ہوئی ہو جیسے بحر طویل (مستقارب
 سرج، رمل، بسیط، وافر، منسرح، خفیف اور کامل و رجز کی پہلی نوع کے
 علاوہ دوسری انواع)۔

مجنسود۔ وہ شعر ہے جس کے عروض و ضرب (یعنی دونوں مصرعوں) سے ایک
 ایک جز حذف ہو اس کی مثالیں سابق میں گذر چکی ہیں۔

مشطور۔ وہ شعر ہے جس کے نصف اجزاء حذف ہوں۔ (اس کی مثالیں بھی گذر چکی ہیں)۔
 منہوک۔ وہ شعر ہے جس کے دو تہائی اجزاء حذف ہوں۔ (اس کی مثالیں بھی گذر چکی ہیں)۔

اے عروضین نے سولہ بحر کو پانچ دائروں میں منضبط کیا ہے۔ اس کی تفصیل مع دو تراس رسالہ کے
 مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

عَرَوْضُهُ ضَرْبِي فِي الرَّوِيِّ كَقَوْلِهِ «۱»، وَالْمَصْرُوعُ مَا غُيِّرَتْ عَرَوْضُهُ
لِلْإِلْحَاقِ بِضَرْبِهِ بِزِيَادَةِ كَقَوْلِهِ «۲»

مصمت :۔ وہ شعر ہے جس کی عروض رومی میں ضرب سے نکالت ہو جیسے ۔
«۱» اَنَّ تَوَسَّمْتُ مِنْ حَرِّكَاءَ مَنْزِلَةٍ مَاءُ الصَّبَابَةِ مِنْ عَيْنِكَ «۲»
اس میں «نَزِلَةٍ»، عروض اور اس کا آخری حرف تار ہے جبکہ «يَجُومُ»، ضرب
اور اس کا آخری حرف میم ہے۔ یہ بحر بیط سے ہے۔
مصراع :۔ وہ شعر ہے جس کی عروض میں اضافہ کر کے اسے اس کی ضرب کے ساتھ وزن اور
رومی میں ملا یا جائے۔ جیسے ۔

«۳» قَفَانِيكَ مِنْ ذِكْرِي حَبِيبٍ وَعَرْفَانٍ وَرُبْعٌ سَلَمٌ أَيْاتُهُ مُنْذُ أُنْشِئْتُ
أَنْتَ حَبِيبٌ بَعْدِي عَلَيْهَا فَاصْبَحْتُ كَخَطِّ زَلُّوْهُ فِي مَصَافِيهِ رُفْعَانِ
پہلے شعر کی عروض «وَعَرْفَانِ» اور ضرب «لُذْ أُنْشِئْتُ» دونوں کا وزن مفاعیلین
اور رومی نون ہے۔ حالانکہ یہ شعر بحر طویل سے ہے جس کی عروض میں قبض واجب
ہے یعنی اس کا وزن مفاعیلن ہے جیسا کہ دوسرے شعر سے ظاہر ہے کہ اس کی عروض
«فَاصْبَحْتُ» مفاعیلن مقبوض اور ضرب «رُفْعَانِ» مفاعیلن صحیح
ہے۔ رومی میں بھی دونوں مختلف ہیں۔

۱۔ شعر کا آخری حرف جس پر قصیدہ مبنی ہوتا ہے اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہوتا ہے جیسے مذکور
بالاشعر قصیدہ مہمید کا ہے۔
۲۔ کیا عشق کے آنسو تمھاری آنکھوں سے بہہ رہے ہیں اس وجہ سے کہ تم نے خرقہ محبوبہ کے نزدیک
اپنا مرتبہ تار لیا۔

۳۔ ٹھہر جاؤ ہم ذرا اپنے محبوب اور ساتھیوں اور ایسے گھر کی یاد میں روئیں کہ جن کی نشانیاں زہرا نہ ہوا کہ
خالی ہو گئیں۔ میرے بعد اس گھر پر بہت سے سال گزرے تو وہ راسخوں کے مصحف کی تحریر کی طرح
گنہام ہو گیا۔

أَوَّلُ قَمِيصٍ كَقَوْلِهِ (۱) وَالْمَقْفِيُّ كُلُّ عَرُوضٍ وَضَرْبٍ تَسَادَى
بِلَا تَغْيِيرٍ كَقَوْلِهِ (۲) وَالْعَرُوضُ مَنْ مَوْنَتْهُ وَهُوَ آخِرُ
مِصْرَاعِ الْأَوَّلِ وَغَايَتُهَا فِي الْجُحْدِ أَرْبَعٌ كَالْوَجْدِ
وَيَجْمَعُوهَا أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ، وَالضَّرْبُ مَلَاكَرٌ وَهُوَ آخِرُ
الْمِصْرَاعِ الثَّانِي وَغَايَتُهُ فِي الْجَبِّ تِسْعَةٌ كَالْكَامِلِ وَيَجْمَعُوهَا

یا عروض میں کمی کر کے ضرب کے وزن اور روی کے ساتھ ملا دیا جائے جیسے

(۱) أَجَارَتَنَا إِنْ الْخَطُوبَ تَنْوِبُ وَرَأَى مُقِيمٌ مَا أَقَامَ عَسِيبُ
أَجَارَتَنَا إِنْ مَقِيمًا هُنَا وَكُلُّ عَرِيبٍ لِلْعَرِيبِ نَسِيبُ

دونوں شعر بحر طویل سے ہیں۔ پہلے شعر میں عروض ”تنوِب“ اور ضرب ”عَسِيبُ“
دونوں محذوف ہیں حالانکہ بحر طویل کے عروض میں حذف کی علت واقع نہیں ہوتی ،
جیسا کہ دوسرے شعر کی عروض ”هُنَا“ مقبوض اور ضرب ”نَسِيبُ“ محذوف
سے ظاہر ہے۔ پہلے شعر میں تصریع کی وجہ سے عروض کے وزن میں کمی کی گئی۔

مقفی :- ہر عروض و ضرب جو بغیر تبدیلی کے وزن و روی میں برابر ہوں۔ جیسے
(۲) قَهَانَبْلُكَ مِنْ دُكُوْى سَبَبٍ وَنَمِزِلْ لِسَقَطِ اللّٰوِى بَيْنَ الدَّخْوَلِ فَخْوَمَلْ

اس شعر میں عروض ”وَنَمِزِلْ“ اور ضرب ”فَخْوَمَلْ“ دونوں مقبوض و ہم وزن
ہیں اور دونوں کے آخر میں حرف لام ہے۔

عروض مونث ہے اور یہ پہلے مصرعہ کا آخری جز بہوتا ہے کسی بحر میں یہ زیادہ سے زیادہ

۱۰ لے لے میری قبر کی پڑوسن بے شک مشکلات (موت وغیرہ) باری باری آتی ہیں اور میں بھی اب
یہیں مقیم (دفن) رہوں گا جب تک عسب پہاڑ موجود رہے گا۔

۱۱ لے میری پڑوسن بے شک ہم ہمیں مقیم رہیں گے اور ہر پرہیزی کو دوسرے پرہیزی سے نسبت و تعلق
ہوای کرتا ہے۔ دیر شعر امرؤ القیس نے اپنی تدفین سے قبل کہا تھا،

۱۲ ظہر جاؤ ہم ذرا دخول اور حوتمل کے درمیان کے مقام سقط لوی میں محبوب اور راس کے گھر کی
یادیں رو لیں۔ (یہ امرؤ القیس کے معلقہ کا پہلا شعر ہے۔)

ثَلَاثَةً وَيَسْتُونَ ، وَالْأَيْتِدَاءُ كُلُّ جُزْءٍ أَوَّلٍ بَيْتٍ أَعْلَى بَعْلَةٍ مُنْتَعَةٍ
فِي حَشْوَةٍ كَالْحَدِّهِ ، وَالْأَعْتَادُ كُلُّ جُزْءٍ حَشْوِيٍّ زُوْجِفَ بِزَحَافٍ
هَيْبَةٍ مُخْتَصِّصٍ بِهِ كَالْمُخْبِنِ ، وَالْفَضْلُ كُلُّ عَرُوضٍ مُخَالَفَةٍ لِلْحَشْوِ
حِجَّةً وَاعْتِلَاءً ، وَالْغَايَةُ فِي الضَّرْبِ كَالْفَضْلِ فِي الْعَرُوضِ .
وَالْمَوْفُورُ كُلُّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنَ الْخُصْمِ مَعَ جَوَازِهِ فِيهِ ، وَالسَّالِوُكُلُ

چار ہیں جیسے بحر جزر اور تمام بحروں میں اس کا مجموعہ چونتیس ہے۔ ضرب مذکر ہے اور یہ دوسرے
معرعہ کا آخری جز ہوتا ہے کسی بحر میں یہ زیادہ سے زیادہ نو ہوتے ہیں جیسے بحر کامل اور تمام بحروں
میں اس کا مجموعہ چونتیس ہے۔

ابتداء : شعر کا ہر وہ پہلا جز جس میں ایسی تبدیلی کی گئی ہو جو شعر کے حشو یعنی عروض و ضرب
کے علاوہ، میں ممنوع ہے جیسے خرم یعنی پہلے جز کے دند مجموع کے پہلے حرف کو حذف
کرنا جیسے فعلن سے فار کو حذف کرنا۔ یہ بحر طویل، متقارب، وافر، ہزج اور مضارع میں
ہو سکتا ہے۔

اعتماد : ہر وہ حشوئی جز جس میں ایسا زحاف ہو جو اس کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے
ضمن دید زحاف عروض و ضرب میں بھی واقع ہوتا ہے۔

فصل : ہر وہ عروض جو حشو سے صحیح ہونے اور علت واقع ہونے میں مخالف ہو یعنی
اگر عروض کے لئے صحت یا کوئی علت لازم ہے تو حشو کے لئے لازم نہ ہو۔ جیسے بحر طویل کی
عروض میں قبض اور بسیط کی عروض میں ضمن اور فسرح کی عروض کے لئے صحیح ہونا لازم ہے۔
غایۃ : فعل میں جو عروض کا مفہوم و حال ہے وہ حال ضرب کا غایۃ میں ہے (یعنی
اگر ضرب کے لئے صحت یا کوئی علت لازم ہے تو حشو کے لئے لازم نہ ہو۔ جیسے رجز کی
دوسری ضرب کے لئے قطع اور بسیط کی پہلی ضرب کے لئے ضمن اور متقارب کی پہلی
ضرب کے لئے صحیح ہونا لازم ہے۔ حالانکہ حشویں یہ امور لازم نہیں ہیں)۔

موفور : ہر وہ جز جو خرم سے سالم و محفوظ ہو حالانکہ اس کا اس میں واقع ہونا جائز ہو۔

(یعنی وہ بحر دند مجموع سے شروع ہو جیسے طویل، متقارب، وافر، ہزج اور مضارع ہیں)۔

جُزْءٍ سَلَامٍ مِنَ الزَّخَاتِ مَعَ جَوَائِدِ قِيَّةٍ ، وَالْمَصْنُوعِ كُلِّ جُزْءٍ عَرُودِيْنَ
وَصَوْبٍ سَلَامٍ مِمَّا لَا يَفْعُ حَشَوًا كَالْقَمْرِ وَالْتَدْنِيْلِ ، وَالْمَعْرُودِيْ
كُلِّ جُزْءٍ سَلَامٍ مِنْ عَمَلِ الزِّيَادَةِ مَعَ جَوَائِهَا فِيهِ كَالْتَدْنِيْلِ .

الْعِلْمُ الثَّانِي فِيهِ خَمْسَةُ أَقْسَامٍ

الْأَوَّلُ النِّقَافِيَّةُ وَهِيَ مِنْ أَخِيَرِ الْبَيِّنَاتِ إِلَى أَوَّلِ مَحَرِّكَ قَبْلَ سَاكِنِ
بَيْنَهُمَا ، وَقَدْ لُكِّنَ لُبُّهَا كَلِمَةً وَبَيَّنَّتْهَا (۱) هِيَ مِنَ الْمَاءِ إِلَى الْيَاءِ

سالم ۱۔ ہر وہ جزو جو زمان سے سالم ہو حالانکہ وہ اس میں واقع ہو سکتا ہو۔
صحیح ۲۔ ہر وہ عروض و ضرب جو ایسی علت سے سالم و محفوظ ہو جو جن میں واقع نہیں
ہو سکتی۔ جیسے قصرا و تنذیل وغیرہ (یعنی قطع اور تبرا اور بقید علتیں)
معسری ۳۔ وہ جز (یعنی ضرب) جو ایسی علت سے سالم ہو جس میں اضافہ کرتے ہیں
حالانکہ اس کا واقع ہونا جائز ہے جیسے تنذیل (تسبیح، ترفیل)۔

دوسرا علم، علم قافیہ

اس میں پانچ قسمیں ہیں۔ پہلی قسم قافیہ کی تعریف میں ہے۔
قافیہ ۱۔ شعر کے آخری حرف سے اُس پہلے متحرک تک جو ساکن سے پہلے ہے۔
ایسا ساکن جو آخری حرف اور اس متحرک کے درمیان میں ہے (یعنی شعر کے آخری دو
ساکنوں کے درمیان کے متحرک حروف اور وہ متحرک حرف جو پہلے ساکن سے پہلے ہے ان
کا مجموعہ قافیہ کہلاتا ہے) قافیہ کبھی کلمہ کا حصہ ہوتا ہے۔ جیسے اس شعر میں ۲۔
(۱) دُقُوْنَا جَمَاعًا صَعْبِيْنَ عَلٰی مَطِيْعِيْهِمْ يَقُوْنُوْنَ لَا تَخْلِفُ اَسَى وَتَحْمِلُ لَه
اس شعر میں قافیہ ۲۔ حَمْلٌ ہے۔

۱۔ اس حال میں کہ میرے ساتھی اس مقام پر میری وجہ سے اپنی سواریوں کو روکے ہوئے ہیں، وہ کہتے ہیں
کہ تم سے ہلاک مت ہو اور برداشت کرو۔

وَكَلِمَةً كَقَوْلِهِ «۱» وَكَلِمَةً وَلِبَعْضٍ أَخْوَلَى كَقَوْلِهِ «۲» وَهِيَ مِنَ الْحَاءِ إِلَى الْوَاوِ. وَكَلِمَتَيْنِ كَقَوْلِهِ «۳» وَهِيَ مِنَ الْيَاءِ إِلَى الْيَاءِ. الثَّانِي حَذْفُهَا مِنْهُنَّ، أَمْ وَكَلِمَاتُ الرَّوِيِّ وَهُوَ حَرْفٌ بَيِّنَتْ عَلَيْهِ الْقَصِيدَةُ وَلَبِثَتْ إِلَيْهِ ثَانِيَهَا الْوَصْلُ وَهُوَ حَرْفٌ لَبِثَ نَاشِئٌ عَنْ إِشْبَاعِ حُرُوفِ الرَّوِيِّ أَوْ هَاءِ

قافیہ کبھی پورا کلمہ ہوتا ہے۔ جیسے اس شعر میں :-

«۱» فَخَاصَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ مِنِّي صَبَابَةً عَلَى النَّخْرِ حَتَّى بَلَ دَمْعِي مَحْمَلِي

اس شعر میں «مَحْمَلِي» قافیہ ہے جو پورا کلمہ ہے۔

قافیہ کبھی ایک پورا کلمہ اور دوسرے کلمہ کا حصہ ہوتا ہے جیسے اس قول میں ہے۔

«۲» وَبَارِئٌ تَوْبٌ يَهْ يَهْ شِعْرُكَ آخِرِي هَهْ ہے اور اس میں «تَوْبٌ» قافیہ ہے

کبھی قافیہ دو کلموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے اس شعر میں ہے۔

«۳» مَكْرٌ وَمَقْرٌ مُقْبِلٌ مُدْبِرٌ مَعَا كَجُلْمٍ وَدَصْحُوحٍ خَطُّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ

اس شعر میں قافیہ «مِنْ عَلِ» ہے۔

دوسری قسم قافیہ کے حروف کے بیان میں ہے۔ قافیہ کے حروف کی چھ قسمیں ہیں

اول روی :- وہ حرف جس پر قصیدہ کی بنا ہوتی ہے اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہوتا ہے۔

دوم وصل :- وہ حرفین جو روی کی حرکت کے اشباع (یعنی کھینچنے) سے

۱۔ نوہ فور عشق میں میری آنکھوں سے سینہ پر آنسو گرنے لگے یہاں تک کہ میرے کجاوہ کو ان آنسوؤں نے تر کر دیا۔

۲۔ پورا شعر یہ ہے۔ وَمِنْ حَقَّتْ وَحَمَامَا لِمَهَا. هَطَلُ الْجَشِّ وَبَارِئٌ تَوْبٌ. اس کا ترجمہ بحر کامل میں گزرتا ہے۔

۳۔ دنگوڑا، ایک ساتھ آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا اور پیچھے ہٹنے والا ہے۔ وہ چٹان کے بڑے پتھر کی طرح ہے جسے سیلاب نے اوپر سے گرا دیا ہو۔

تَلِيهِ قَالَا لَعْتُ كَقَوْلِهِ (۱)، وَالْوَاوُ بِمَدِّ مَتَلٍ كَقَوْلِهِ (۲)، وَالْيَاءُ بِعَدِّ
كَمَوَ كَقَوْلِهِ (۳)، وَالْهَاءُ تَكُونُ سَاكِنَةً كَقَوْلِهِ (۴)، وَمُحَرِّكَةً مَفْتُوحَةً

پیدا ہو۔ یادہ ہا رجو روی کے ساتھ ہو۔ حرف لین الف کی مثال جیسے اس مصرعہ میں

« اَقْبَلِي النَّوْمَ عَاذِلِي وَالْعِيَايَا »

اس میں « نَابَا » قافیہ۔ ب حرف روی اور اس کے بعد کا الف وصل ہے۔

حرف وصل واو جو ضمہ کے بعد ہو۔ جیسے

(۲) سَقِيَتِ الْغَيْثُ اَيْسَهَا الْخِيَامُو

اس میں « يَامُو » قافیہ، میم روی اور واو حرف وصل ہے۔

حرف وصل یا رجو کسرہ کے بعد ہو جیسے اس قول میں ہے

(۳) كَمَا زَلَّتِ الْقُفُوفُ بِالْمُتَنَزِّلِي

اس میں « نَزَلِي » قافیہ، لام روی اور ذی حرف وصل ہے۔

حرف وصل ہا رجو ساکن ہو جیسے

(۴) فَمَا زَلْتُ اَبْكِي حَوْلَكَ وَاحْاطِبُهُ

اس میں « حَاطِبُهُ » قافیہ۔ ب روی اور ہ ساکن وصل ہے۔

۱۔ اس شعر کا دوسرا مصرعہ یہ ہے: وَقَوْلِي اِنْ اَصْبْتُ لَقَدْ اَصَابَا۔ اس میں قافیہ «صَابَا» ہے
اور اصل میں یہی عمل استہادہ ہے۔ ترجمہ: اے ملامت کرنے والی ملامت اور عقاب کو کم کر اور اگر
میں درست کہوں تو کہہ درست کہا۔

۲۔ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے: وَكَمِيَّتْ يَوْلُ اللَّيْلُ عَنْ حَالِ مَنِيْنِهْ۔ ترجمہ: ذی طلوع مقام پر جب غیبی
لگیں تو انے غیبی والو تم نفع بخش بارش سے سیراب ہو۔

۳۔ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے: وَكَمِيَّتْ يَوْلُ اللَّيْلُ عَنْ حَالِ مَنِيْنِهْ۔ ترجمہ: ادراکیت گھوڑا
اتسا چکنا ہے کہ اس کی پیٹھ سے منہ گر جاتا ہے جس طرح بڑی کجی چٹان بارش سے گر جاتی ہے۔

۴۔ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے: وَكَمِيَّتْ يَوْلُ اللَّيْلُ عَنْ حَالِ مَنِيْنِهْ۔ ترجمہ: میں نے میرے محبوب کے مکان
پر اپنی ادنیٰ روی اور اس کے ارد گرد میں رونے لگا ادا اس سے محال ہوئے لگا۔

وَالْيَاءُ حَقَّقُولِ، «۱» وَالْوَاوُ كَسْرُ حُوْبُو
حَامِسُهَا التَّاسِيْسُ وَهُوَ الْفَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّوِي حَرْفٌ وَيَكُونُ مِنْ
كَلِمَةِ الرَّوِي «۲» وَمِنْ غَيْرِهَا إِنْ كَانَ الرَّوِيُّ شَبِيْرًا كَقَوْلِهِ «۳» أَوْ بَعْضُهَا

اس میں "بِالِی" قافیہ لام روی اور اس سے پہلے الف ردف ہے۔
ردف جو یا ہو جیسے

«۱» بَعِيدَ الشَّبَابِ عَصْرَ حَانَ مَشِيْئُوْهُ

اس میں "شَبِيْئُو" قافیہ، پ روی اور اس سے پہلے ی ردف ہے۔
ردف جو واو ہو جیسے "مَرْحُوْبُو" یہ شعر کا آخری حصہ ہے اس میں "حُوْبُو"
قافیہ، پ روی اور اس سے پہلے واو ردف ہے۔

پنجم تاسیس، وہ الف کہ اس کے اور روی کے درمیان کوئی حرف ہو یہ اس کلمہ
میں بھی ہو سکتا ہے جس میں روی ہے، جیسے

«۲» وَكَيْسَ عَلَى الْأَيَّامِ وَاللَّهِي سَالِمُوْهُ

اس میں "سَالِمُوْ" قافیہ، میم روی اور اسی کلمہ میں الف تاسیس ہے۔

تاسیس کا الف روی کے کلمہ کے علاوہ میں ہو سکتا ہے اگر روی ضمیر ہو۔ جیسے
«۳» أَلَا لَاتُلُوْ مَا فِي كَفَى النَّوْمُ مَا يَبَا فَمَا لَكُنَا فِي النَّوْمِ خَيْرٌ وَلَا لِيَا
أَلَوْ تَعْلَمَا أَنَّ الْمَلَامَةَ نَفَعَهَا قَلِيْلٌ وَمَا لَوْ فِي أَخِي مِنْ سَمَاتِيَا

ہونے والے گھروں کے آثار تم پر سلام ہو اور کیا جو گزرے ہوئے زمانہ میں تمہارے سلامتی میں تھا۔
لے اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے طَحَا يَكْ قَلْبٌ فِي الْحَيَاةِ طَرُوْبٌ ترجمہ تجھے حسان بھائی
کی محبت میں بے چین دل نے جوانی کے بعد بڑھاپے کے زمانہ میں ہلاک کر دیا۔
تھ دنوں اور زمانہ میں کوئی شخص مصیبتوں سے محفوظ نہیں ہے۔

تھ ارے مجھے ملامت نہ کرو کیونکہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے یعنی گرفتاری وغیرہ مجھے ملامت کیلئے
کافی ہے، ملامت کرنے میں نہ تمہارے لئے بہتری ہے اور نہ میرے لئے، کیا تم نہیں جانتے کہ ملامت
کا فائدہ کم ہے اور اپنے بھائی کو ملامت کرنا میری عادت نہیں ہے۔

كَقَوْلِهِ «سَادِسُهَا الدَّخِيلُ وَهُوَ حَرْفٌ مُتَحَرِّكٌ بَعْدَ التَّاسِيْسِ، كَلَامُهُ
سَالِمٌ، الثَّالِثُ حَرَكَاتُهَا سِتٌّ، أَوَّلُهَا الْمَجْرَى وَهُوَ حَرْفُ الرَّوِيِّ
الْمُطْلَقِ، ثَانِيهَا النِّفَازُ وَهُوَ حَرْفُ هَاءِ الْوَصْلِ كَيَوْافِقُهَا، وَيُحْسِنُونَ هُوَ
وَنَعْلِيهِ، ثَالِثُهَا الْحَذُّ وَهُوَ حَرْفُ مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ كَحَرْفِ بَاءِ الْبَائِي
وَشَيْنِ مَشْيَبٍ رَحَاءِ سُوحُوبٍ، رَابِعُهَا الْإِشْبَاعُ وَهُوَ حَرْفُ الدَّخِيلِ

پہلے شعر میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا“ قافیہ، ی رومی اور لا کالف، تاسیس کا ہے۔

یا ضمیر کا حصہ ہو جیسے

«فَإِنْ شِئْتُمَا الْفَحْمَا أَوْ تَجَمُّعَا وَإِنْ شِئْتُمَا مِثْلًا يَبْشُلُ كِنَاهُمَا
وَإِنْ كَانَ عَقْلًا فَاعْقِلَا لِإِخِيكُمَا بَنَاتٍ تَخَاضُ وَالْفُصَالُ الْمَقَادِمَا

پہلے شعر میں ”مَا هُمَا“ قافیہ ”هُمَا“ کی ہم رومی اور ”هُمَا“ سے پہلے ”مَا“ کالف
تاسیس ہے۔ کامل ضمیر هُما ہے اس لئے رومی ضمیر کا حصہ ہے۔

ششم دخیل، تاسیس کے بعد متحرک حرف جیسے ”سَالِمٌ“ کالام

تیسری قسم حرکات کے بیان میں ہے۔ اس کی چھ قسمیں ہیں۔

اول مجری، رومی مطلق کی حرکت۔ رومی مطلق وہ متحرک حرف ہے جس کے بعد لاف ہو

جیسے ”أَصَابَا“ یا داؤ ہو جیسے ”تَوَلَّوْا“ یا یا رہو جیسے ”الْكُوَاكِبِي“

دوم نفاذ، هاء وصل کی حرکت۔ جیسے یَوَافِقُهَا، يُحْسِنُونَ هُوَ اور نَعْلِيهِ

ان سب میں هاء کا زبر پیش اور زیر ہے۔

سوم حذو، روف سے پہلے حرف کی حرکت جیسے ”الْبَائِي“ میں باء کی حرکت

اور ”مَشْيَبٍ“ میں شین کی حرکت اور ”سُوحُوبٍ“ میں حاء کی حرکت۔

چہارم اشباع، دخیل کی حرکت جیسے ”سَالِمٌ“ میں لام کا زیر اور ”الْتَدَافِعِ“

یہ اگر تم دونوں چاہو تو دودھ والی اونٹیاں لے لو یا حاملہ اونٹیاں، اور اگر چاہو تو برابر سر راہ جاؤ
کرلو۔ اور اگر دیت چاہتے ہو تو اپنے بھائی کیلئے ایک سالہ اونٹیاں اور بچے دیت میں لے لو۔

كَكْسَوَةٍ لَّاهٍ سَالِمٍ وَهَسْتَةٍ فَأَعِ التَّدَافِعَ وَفَتَحَتِ قَاوِ تَطَاوِي. خَامِسَهَا
الْوَسْ وَهُوَ حَرْكَةُ مَا قَبْلَ التَّاسِيَسِ كَقَفْعَةٍ سَيْنِ سَالِمٍ. سَادُسَهَا التَّوْجِيَةُ
وَهُوَ حَرْكَةُ مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ الْمُفْقِدِ كَقَوْلِهِ (۱) اَلرَّايِخُ اَنْوَاهَا تَسْعُ
يَسْتَهُ مُطْلَقَةً مُجَرَّدَةً مُؤَبَّوْلَةً بِاَللَّيْنِ كَقَوْلِهِ (۲) وَيَا لَهَا كَقَوْلِهِ (۳)

میں فاع کا پیش اور ”تَطَاوِي“ میں واؤ کا زبر

پنجم رس ۱۔ تاسیس سے پہلے حرف کی حرکت جیسے سَالِمِ میں سین کی حرکت

ششم توجیہ ۱۔ روی مقید سے پہلے کی حرکت جیسے

”۱۱“ حَتَّىٰ اِذَا جَنَّ الظُّلَامُ وَاخْتَلَطَ جَاءُوا بِمَذْقٍ هَلْ رَأَيْتَ الذَّنْبَ قَطُّ

اس میں ”ذَنْبٌ قَطُّ“ قافیہ ہے۔ ط روی اور قات کی حرکت توجیہ ہے۔

روی مقید سے مراد ساکن روی ہے۔

چوتھی قسم قافیہ کی انواع کے بیان میں ہے۔ اس کی نو قسمیں ہیں، ان میں سے چھ
مطلق ہیں بطلق سے مراد روی مطلق ہے۔

مجرد و حرف لین کے ساتھ موصول ۱۔ مجرد سے مراد تاسیس و ردف سے خالی جیسے اس شعر میں

(۲) حَمِدْتُ اَللّٰهَ بَعْدَ عَزْوَةٍ اِذْ جَمَا خَوَاسٌ وَبَعْضُ الشَّرَّاهُوْنَ مِنْ بَعْضٍ

اس میں بَعْضُ قافیہ ہے جو تاسیس اور ردف سے خالی ہے اور ضاد حرف کے ساتھ بھی موصول ہے

رُوی حواء کے ساتھ موصول۔ جیسے

(۳) اَلَا فَتَى لَا تَقِي الْعُلَى بِهَمِّهٖ

۱۔ یہاں تک کہ جب اندھیرا چھا گیا اور پھیل گیا تو وہ میزبان کے لئے پانی ملا ہوا دودھ لائے کیا تم نے

کبھی بھڑیے کو دیکھا ہے۔ (یعنی دودھ خالص و صاف نہیں تھا، بلکہ بھڑیے کے رنگ کی مانند تھا)

۲۔ میں نے (اپنے بھائی، عودہ کی وفات) کے بعد اپنے خدا کی تعریف کی جبکہ (میرے بیٹے) خراش نے

نجات پائی کیونکہ بعض تکلیفیں دوسری تکلیفوں سے ہلکی ہوتی ہیں۔

۳۔ اس کا دوسرا مسند یہ ہے کہیں اَبُوهُ یا بُوْنِی حَمِیْ اُوتَہ۔ ترجمہ۔ کاش ایسا نوجوان ہو جو بلند مرتبہ کو

اپنے حوصلہ سے پالے اور اس کا باپ اس کی ماں کا چا زاد بھائی نہ ہو (یعنی دونوں میں پہلے سے رشتہ داری ہو)

وَمَرَدُوقَةُ بِاللَّيْنِ كَقَوْلِهِ ۱۱، وَبِالْهَاءِ كَقَوْلِهِ ۱۲، وَمَوْشَشَتْ
مَوْصُولَةً بِاللَّيْنِ كَقَوْلِهِ ۱۳، وَبِالْهَاءِ كَقَوْلِهِ ۱۴،

اس میں "ہتھہ" قافیہ ہے اور ہم حرف روی حار کے ساتھ موصول ہے۔

قافیہ میں ردوف ہو اور روی حرف لین کے ساتھ موصول ہو جیسے
۱۱) «أَلَا قَالَتْ بُيُوتُهُ إِذْ رَأَيْتُنِي وَقَدْ لَعَنَهُ الْحَسَنَاءُ دَامَا ۞

اس میں "دَامَا" قافیہ، ہم حرف روی اور اس سے پہلے "ذَا" کا الف ردوف اور ما۔
کا الف حرف لین ہے۔

ردوف ہو اور روی حار کے ساتھ متصل ہو جیسے
۱۲) عَفَّتِ الدِّيَارُ حَلَّهَا وَمَقَامَهَا ۞

اس میں "قَامَرَهَا" قافیہ، ہم حرف روی کا الف ردوف اور حاروی سے متصل ہے۔

تاسیس ہو اور روی حرف لین سے متصل ہو۔ جیسے
۱۳) بَلَغْتَنِي لِهَوِيَّ أُمِّيَّةً نَاصِبٌ وَكَلِمٌ أَقَابِيهِ بَطِيئٌ الْكَوَاكِبُ ۞

اس میں "وَكَابِ" قافیہ، بار حرف روی حرف لین سے متصل اور الف تاسیس ہے۔

تاسیس ہو اور روی حار سے متصل ہو۔ جیسے
۱۴) فِي يَكْلَةٍ لَا تَرَى بِهَا أَحَدًا يَحْكُمُ عَلَيْنَا إِلَّا كَوَاكِبُهَا ۞

اس میں "وَكَابِهَا" قافیہ، بار روی حار سے متصل اور الف تاسیس ہے۔

۱۵) ارے بیٹہ نے جب مجھ دیکھا تو کہا کہ بہت کم سینا میں ہیں جو باتیں کہنے والے کو نہ پائیں (یعنی ہر ایک پر لوگ آوازیں کتے ہیں)۔

۱۶) گھر اور ان کے مقامات تباہ ہو گئے۔

۱۷) اے امیر مجھے ایسے غم کے لئے چھوڑ دے جو تمہارے والدین اور ایسی رات کے لئے جس کے ستارے سُت ہیں یعنی رات لمبی ہے جسے میں برداشت کر دوں۔

۱۸) ایسی رات میں کہ ہم کسی اور کو نہ دیکھیں اور ہمارے بارے میں ستاروں کے سوا کسی کو خبر نہ ہو۔

وَلَا تُدْعَى مَقِيدَةً حَقُولِهِ ۱۱ وَمَرْدُوفَةً حَقُولِهِ ۱۲ وَمَوْسَسَةً
حَقُولِهِ ۱۳ وَالْمُتَكَارِسُ كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيهِ أَرْبَعُ حَرَكَاتٍ بَيْنَ
سَاكِنَتَيْهَا حَقُولِهِ ۱۴ وَالْمُتَكَارِبُ كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيهِ مِثْلَاتُ حَرَكَاتٍ
بَيْنَهُمَا حَقُولِهِ ۱۵

میں فسیں روی مقید کی ہیں۔ ان میں سے پہلی بحر مقید جیسے
« اَلْهَجْرُ عَائِيَّةٌ اُمْتُ لَيْلٍ اَوَّاهُ الْحَبْلُ وَاِيْهَامُنْجَزِفٌ »
اس میں « مُنْجَزِفٌ »، قافیہ مقید ہے، ہم روی ہے۔

دوسری قسم ردف کے ساتھ جیسے
« كُلُّ عَيْشٍ مَّائِزٌ لَيْسَ وَالٌ »
اس میں « وَالٌ » قافیہ ہے، ل روی اور الف ردف ہے۔

تیسری قسم تاسیس کے ساتھ ہے۔ جیسے
« وَغَرُّرَتْنِي وَرَعَمْتُ اَنْ نَكَ لَا بَيْنَ فِي الصَّيْفِ تَأْمُرُ »
اس میں « تَأْمُرُ » قافیہ، راو روی اور « تَا » کا الف تاسیس ہے۔
قافیہ متکاوس :- وہ قافیہ جس کے دونوں ساکنوں کے درمیان چار حرکات لگتا رہیں۔
« قَدْ حَبَبُوا الدِّينَ الْاَوَّلَ فَحَبَبُوهُ »
اس میں لفظ حَبَبُو قافیہ ہے اور لَمَّا کے الف وراء ساکن کے درمیان چار حرکات ہیں۔
قافیہ مترکب :- وہ قافیہ جس کے دو ساکنوں کے درمیان تین لگاتار حرکات ہوں جیسے
« اَخْبَتْ فِيْهَا ذَا خُسْرٍ »

۱۱ کیا الطرحینہ چھوڑ دے گی یا قریب ہوگی یا اس سے کہے ہوئے وعدہ کی رستی ٹوٹنے والی ہے۔
۱۲ پھر اس طرح ترجمہ ہمدرد میں غمزدگی
۱۳ تو نے مجھ کو حوکہ دیا اور تو نے یہ جھگڑا کیا کہ تو گرمیوں میں دودھ دینے والا اور سردیوں میں کھجور
دینے والا ہے (یعنی مالدار کی کا حوکہ دے کر شادی کھلی) اسے خدا نے دین کی اصلاح کی تو اصلاح ہوتی۔
۱۴ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔ يٰ اَلَيْسَ فِيْهَا جَذْعٌ ترجمہ کاش کہ میں اس وقت نوجوان ہوتا اور
اس وقت دوڑتا اور تیز چلتا۔

وَالْمُتَوَاتِرُ كُلُّ قَافِيَةٍ قَوَّالَتْ بَيْنَهُمَا حَرَكَتَانِ كَقَوْلِهِ «۱» وَالْمُتَوَاتِرُ
كُلُّ قَافِيَةٍ بَيْنَ سَاكِنَتَيْهَا حَرَكَتٌ كَقَوْلِ الْخُتْسَاءِ «۲» وَالْمُتَوَاتِرُ
كُلُّ قَافِيَةٍ اجْتَمَعَ سَاكِنَاهَا كَقَوْلِهِ «۳»

تعلیمی: اَلْوَقْدُ الْمَجْمُوعُ اِذَا كَانَ الْخِدْمُوعُ جَزَاطِيَّةً كَالْبَسِيطِ وَالرَّجَزِ

اس میں قافیہ ہوا قاضع ہے اور دو ساکنوں کے درمیان تین لگاتار حرکات ہیں۔

قافیہ متدارک :- وہ قافیہ جس کے دونوں ساکنوں کے درمیان دو متحرک حروف
لگاتار آئیں۔ جیسے

«۱» تَسَلَّطَتْ عَمَائَاتُ الرِّجَالِ عَنِ الْهُوَيِ وَلَيْسَ فَوْادِي عَنْ هَوَاهَا يُنْسَلِي
اس میں «مُنْسَلِي» قافیہ اور نون ساکن و یاء ساکنہ کے درمیان دو متحرک حرف ہیں۔
قافیہ متواتر :- وہ قافیہ جس کے دو ساکنوں کے درمیان ایک حرکت ہو۔ جیسے خُتْسَاءُ
شاعرہ کا قول۔

«۲» يَذْكُرُنِي طُلُوعُ الشَّمْسِ صَحْوًا تَاذِكُوهُ بِكُلِّ مَغِيْبٍ شَمْسٍ
اس میں «شَمْسٍ» قافیہ ہے اور ميم ساکن و یاء ساکنہ کے درمیان سین متحرک ہے۔

قافیہ متساوون :- وہ قافیہ جس میں دو ساکن جمع ہوں۔ جیسے

«۳» هَذِهِ دَارُهُمْ أَقْفَرَتْ أَمْرٌ يُورِثُهَا الدَّهْوَرُ

اس میں «الدَّهْوَرُ» قافیہ ہے اور آخر میں واو اور راء دونوں ساکن ہیں۔

تعلیمی: اگر بحر کا آخری جز و تہ مجموع ہو تو اس میں طعی (یعنی چوتھے ساکن حرف
کو حذف کرنا) جائز ہے۔ جیسے بحر بسیط مجزؤ کا جز (یعنی مستغفلن)
اور بحر جز کا جز (یعنی مستغفلن) یا اس میں خزول (یعنی دوسرے متحرک حرف کو ساکن

لے لوگوں کی عتیں زائل ہو گئیں جبکہ میری اس سے محبت زائل ہونے والی نہیں ہے۔

لے سورج کا طلوع مجھے صحر (جہاں) کی یاد دلاتا ہے اور جب بھی سورج ڈوبتا ہے تو میں اسے یاد کرتی ہوں۔
(یعنی روز و شب و شام میں اسے یاد کرتی ہوں)۔

لے یہ الہ کے گھر ہیں جو اُجڑ گئے، یا وہ ایک پرانی کتاب (کی طرح) ہیں جن کو زمانہ نے مٹا دیا۔

أَوْحَذْلُهُ كَالْمَكَامِلِ أَوْحَبْنُهُ كَالْمَعْلِ وَالْخَفِيفِ وَالْخَبَبِ جَاءَ لِجَمْعِهِ
الْمُتَدَارِكِ وَالْمُتَرَاكِبِ أَوْحَبْنُهُ كَالْبَسِيطِ وَالْوَجْزِ الْجَمْعُ الْمُتَكَوُّسُ
مَعَ الْأَوَّلَيْنِ، الْخَاوِسُ عِيُونُهَا الْإِطَاءُ: إِعَادَةُ كَلِمَةِ الرَّدِّي لَفْظًا
وَمَعْنَى حَقْوْلِهِ ۱۱

کرنا اور چوتھے ساکن حرت کو حذف کرنا) جائز ہے جیسے بحر کامل کا جز (یعنی متفاعلن)
یا اس کا ضمن (یعنی دوسرے ساکن حرت کو حذف کرنا) جائز ہے جیسے بحر رمل کا جز
(یعنی فاعلاتن) اور بحر خفیف کا جز (یعنی فاعلاتن) اور بحر متدارک کا جز (یعنی فاعلن)۔
جن کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ اس میں حذف بھی ہو یعنی جز کے آخر سے سبب خفیف
ساقط ہو۔ و تدمجوع میں مذکورہ تمام زحافات و علل کے بعد ایک قصیدہ میں قافیہ
متدارک اور متراکب کو جمع کرنا جائز ہے یعنی ضروری نہیں ہے کہ پورے قصیدہ میں
ایک ہی قسم کا قافیہ ہو۔ یا و تدمجوع میں خبل (یعنی دوسرے اور چوتھے ساکن حرت
کو حذف کرنا) جائز ہے جیسے بحر بسیط میں او و حرر جز کے جز (یعنی مستفعلن) میں۔
اس طرح اگر ہوا تو ایک قصیدہ میں قافیہ متکاوِس پہلی قسم یعنی متدارک اور متراکب
کے ساتھ جمع ہو جائے گا۔

پانچویں قسم قافیہ کے عیوب کے بیان میں ہے۔
الایطاء، ردی کے کلمہ کا لفظی اور معنوی اعتبار سے دوبارہ آنا یعنی لفظ اور
معنی میں فرق نہ ہو۔ جیسے

۱۱) أَوْحَضُمُ الْبَيْتَ فِي خَوْسٍ أَمْظَلِمَةٍ نَقِيدُ الْعَمَلِ لَا يَشْرِي بِهَا السَّارِي
لَا يَخْفِضُ الرِّزْقُ فِي أَرْضٍ أَلْوَحَا وَلَا يَفْضُلُ عَلَى مَصْبَاحِهِ السَّارِي

ان دونوں اشعار میں قافیہ ”ساری“ ہے اور دونوں جگہ ایک ہی معنی ہے۔

لے کیا ایسی سنسان بیابانی زمین میں گھر بنانے والا ہے جو شدت گرمی کی وجہ سے گدھے کو بھی پانی نہ دیتی
ہے اور کوئی چلتے والا نہیں چلتا، ایسی زمین میں رزق نہیں اترتا (یعنی پیداوار نہیں ہوتی)،
مگر اس زمین میں بادشاہ نے قیام کیا اور اس کے چراغ کی وجہ سے کوئی مسافر راستہ سے نہیں بھٹکتا۔

وَالْتَضَائِبُ تَعْلِيْقُ الْبَيْتِ بِمَا بَعْدَهُ كَقَوْلِهِ (۱) وَالْأَقْوَامُ اخْتِلَافُ
الْمَجْرَى بِكُسْرٍ وَفِيهِ كَقَوْلِهِ (۲) وَالْوَضَائِفُ اخْتِلَافُ الْمَجْرَى بِفَتْحٍ
وَعِيَرِهِ فَمَعَ الضَّمِّ كَقَوْلِهِ (۳)

تفصیل: شعریا معنی دینے میں بعد والے شعر سے متعلق ہو، جیسے
(۱) وَهَمُّهُمْ وَهْدُ الْجَهْدِ عَلَى تَيْمٍ وَهُمْ أَصْحَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ
شَهِدَتْ لَهُمْ مَوَاطِنُ صَادِقَةٍ شَهِدَنْ لَهُمْ بِحُسْنِ الظَّنِّ مَتَى
پہلے شعر کا قافیہ "اِی" ہے اور وہ دوسرے شعر سے متعلق ہے۔

اقوام: دو شعروں کے مجرئ میں زیر اور پیش کا اختلاف ہو، جیسے
(۲) لَا يَأْسُ بِالْقُدْرَيْنِ طَوْلُ مَنْ قَعَرَ جِسْمُ الْبَغَالِ وَأَحْلَامُ الْعَصَافِرِ
كَأَنَّهُمْ قَصَبٌ جُوفٌ أَسَافِلُهُ مُنْقَبٌ نَفَحَتْ فِيهِ الْأَعَامِرُ
پہلے شعر میں مجرئ زیر اور دوسرے شعر میں پیش ہے۔

اضداد: مجرئ میں زیر اور غیر زیر کا اختلاف ہو۔ مثلاً زیر اور پیش کا اختلاف
(۳) أَرَيْتَكَ إِنْ مَنَعْتَ كَلَامَ يَحْيَى أَمْنَعْنِي عَلَى يَحْيَى الْيُسْكَاءِ
فَفِي طَرَفِي عَلَى يَحْيَى سَهَادٌ وَفِي قَلْبِي عَلَى يَحْيَى الْبَلَاءُ
پہلے شعر میں مجرئ زیر اور دوسرے میں پیش ہے۔

۱۔ اور وہ بنوا سعد بنو تميم کے چشمے جھار پر آئے (یعنی ٹوٹا) حالانکہ وہ بازار عکاظ والے ہیں اور میں
خود ان کی چھیڑائیوں میں شریک ہوا ہوں اور میرے سن نخل کی بھی ان لڑائیوں نے ان کے حق میں گواہی دی۔
۲۔ اس قوم پر زیادہ لمبا ہونے یا چھوٹے ہونے کا کوئی عیب نہیں ہے۔ لیکن ان کے جسم فخر کی طرح
ہیں اور عقلیں پر میوں کی عقل کی مانند ہیں مگر یا کہ وہ کھوکھلے بالنس ہیں جن کے نیچے سوراخ ہے جس
میں سے ہوائیں نکلتی ہیں۔

۳۔ مجھے بتاؤ اگر تم نے مجھے یحییٰ سے کلام کرنے سے منع کر دیا کیا تم مجھے یحییٰ پر رونے سے بھی روک دو
میری آنکھیں یحییٰ کی وجہ سے بے خواب ہیں اور یحییٰ کی وجہ سے میرے دل میں مصیبت ہے (وہ مصیبت

فَالْقَعْمُ مَعَ الْعَسْرِ كَقَوْلِهِ ۱۱، وَالْإِخْفَاءُ: اخْتِلَافُ الرَّوِيِّ
مَعْرُوفٌ مَقَارِبَتِ الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهِ ۱۲، وَالْإِجَارَةُ اخْتِلَافُ
مَعْرُوفٍ مَتَبَا عِدَّةِ الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهِ ۱۳،

زیرا در زبان کا اختلاف جیسے

۱۱، أَلَمْ تَوْنِي وَدَدْتُ عَلَى ابْنِ لَيْلَى مَنِصَّتَهُ نَعَجَلْتُ الْإِفْعَاءَ
فَقُلْتُ لِشَاحِبِ لَمَّا أَتَشْنَا وَمَا لَكَ اللَّهُ مِنْ شَاوَةِ يَدَا

پہلے شعر میں بحرِ زبر اور دوسرے میں زبر ہے۔

الِفْعَاءُ ۱۔ رومی کے حروف کا قریب المخرج میں مختلف ہونا یعنی دونوں حروف کا مخرج قریب ہے

۱۲، بَنَاتٌ وَطَاءٌ عَلَى حَيْدِ اللَّيْلِ (بحرِ سرج مشطور موقوف)

لَا يَشْتَكِيَنَّ عَمَلًا مَا أَتَقِيَنَّ

پہلے شعر میں رومی ل اور دوسرے میں ن ہے اور دونوں کا مخرج قریب ہے
الْإِجَارَةُ ۱۔ رومی کے حروف کا بعید المخرج میں مختلف ہونا۔ جیسے

۱۳، أَلَا هَلْ تَرَى إِنْ لَعَنَ كُنْزُكَ مَالِكَ يَمْلِكُ يَدِي إِنْ الْكَفَاءَ فَمِلْ
نَأَى مِنْ حَوْلِي يَبْجَاءُ وَغِلْظَةُ إِذَا قَامَ يَتَسَاءَعُ الْقُلُوسُ لِيَوْمِهِ

پہلے شعر میں رومی ل اور دوسرے میں م ہے اور دونوں کا مخرج ایک دوسرے
سے بعید ہے۔

اشعار کے قافیوں میں رومی سے پہلے حروف و حرکات کے اختلاف کو سننا
کہتے ہیں اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ تمہارا میرے ہائے میں کیا خیال ہے کہ میں نے ابن لیلیٰ کو اس کا عطیہ واپس کر دیا اور اس کی دانگی
میں جلدی کی اور جب اس کی بکری آئی تو میں نے اس کے ہائے میں کہا کہ اللہ تجھے یعنی بکری کو سزا دے۔
۲۔ رات کے راستہ کو روندنے والوں کی ہولناکیاں کسی بھی شخص کا ہلکا شوہ نہیں کرتیں۔

۳۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمسری بہت کم ہے اگر ام مالک میرے قبضہ میں نہ ہو۔ اپنے دوست سے ظم
دستی دیکھتا ہے جب نوجوان اونٹنی خریدتا ہے تو وہ واقعی قابلِ مذمت ہوتا ہے۔

وَالسَّنَادُ، اِخْتِلَافٌ مَا يَرَاغِي قَبْلَ الرَّوْفِ مِنَ الْمُحَرَّفَاتِ وَالْمَحْرُكَاتِ
وَهُوَ خَمْسَةٌ: سَنَادُ الرَّوْفِ، وَهُوَ رَدُّ أَحَدِ الْبَيْتَيْنِ دُونَ
الْآخَرِ كَقَوْلِهِ (۱) وَ سَنَادُ التَّاسِيْسِ، تَاسِيْسُ أَحَدِ هُمَا دُونَ
الْآخَرِ كَقَوْلِهِ (۲) وَ سَنَادُ الْأَشْبَاعِ، اِخْتِلَافٌ حَرَكَتِ الدَّخِيلِ
كَقَوْلِهِ (۳)

سَنَادُ الرَّوْفِ :- دو اشعار میں سے ایک میں رَدّ ہو دوسرے میں نہ ہو، جیسے
(۱) اِذَا كُنْتُ فِي حَاجَةٍ مُرْسِلًا فَارْسِلْ حَكِيمًا وَلَا تَوْصِيَةً
وَإِنْ بَلَّ أَمْرٌ عَلَيْكَ التَّوَى فَشَاوِرْ لَيْبِسًا وَلَا تَنْصِيَةً
پہلے شعر میں رَدّ ہے اور دوسرے میں نہیں ہے۔

سَنَادُ التَّاسِيْسِ :- ایک شعر میں تاسیس ہو اور دوسرے میں نہ ہو، جیسے
(۲) يَا دَارَ مَيْتَةٍ اِسْلَمِي نِعْمًا اَسْلَمِي د بَحْرٍ حَبْرٍ مَشْطُورٍ
فَإِنْ خَدِثْتَ هَامَةً هَذَا الْعَالَمِ
پہلے شعر میں تاسیس نہیں ہے جبکہ دوسرے شعر میں ہے۔

سَنَادُ الْأَشْبَاعِ :- دو اشعار کے دخیل کی حرکت کا مختلف ہونا، جیسے
(۳) وَهُوَ طَرْدٌ وَامْنَاهَا بِلِيًا فَاصْبَحَتْ بِلِيٌّ يُوَادُّ مِنْ هَامَةٍ غَائِبَةٍ
وَهُوَ مَنَعُوها مِنْ قَضَاعَةٍ كُلَّهَا وَمِنْ مَضَرِّ الْحَمْرَاءِ عِنْدَ التَّغَادُبِ
پہلے شعر میں دخیل کی حرکت زیادہ دوسرے میں پیش ہے۔

۱۔ جب تم کسی ضرورت سے کسی کو بھیجو تو دانا اور سمجدار کو بھیجو اور اسے وصیت نہ کرو اگر کوئی بات الحج
جائے تو ماہرِ عقل مند سے مشورہ کرو اور اس کی نافرمانی نہ کرو۔

۲۔ اے میرے محبوب کے گھر سلاستی پھر سلاستی کے ساتھ رہو۔

۳۔ پس شریف عورت اس دنیا کی کھوپڑی ہے یعنی عظیم ہے۔

۴۔ اور انہوں نے بلی قبیلہ کو وہاں سے دھتکار دیا تو قبیلہ بلی تہام کی نشیبی وادی میں ہو گیا۔
اور انہوں نے اس باغ سے تمام قضاہ کو منع کیا اور لوٹ ڈالتے وقت مفر حرار سے روک دیا۔

وَسَنَادُ الْمَعْدُو: اِخْتِلَافٌ حَرَكَتِ مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ كَقَوْلِهِ (۱) وَسَنَادُ
التَّوْحِيدِ: اِخْتِلَافٌ حَرَكَتِ مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ الْمُقَيَّدِ كَقَوْلِهِ (۲)
وَهَذَا الْخُرُومُ مَا أَوْزَدُنَاهُ فِي هَذَا الْمُؤَلَّفِ، وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

سناد الحدو :- ردن سے پہلے کی حرکت کا مختلف ہونا، جیسے

(۱) لَقَدْ أَلَحَّ الْأَنْبَاءُ عَلَى جَوَارِي كَأَنَّ عَيْنَهُنَّ عَيْنُونَ عَيْنٍ
كَأَنِّي بَيْنَ خَافِيَتِي عِقَابٍ تُرِيدُ حَمَامَةً فِي يَوْمٍ عَيْنٍ

پہلے شعر میں ردن سے پہلے زیر اور دو سرے شعر میں ردن سے پہلے زیر ہے۔

سناد التوحید :- ردی مقید سے پہلے حرف کی حرکت کا مختلف ہونا، جیسے

(۲) وَقَاتِلُوا الْأَعْمَاقَ خَاوِيًا لِمُحْتَرِقٍ ۝

(۳) أَلَفْتُ شَيْئًا لَيْسَ بِالرَّاعِي الْحَقِيقِ ۝

(۴) شَذَّ ابْنُهُ عَنْهَا شَذَّ ذِي الْوَنِيعِ السُّعْقِ ۝

پہلے شعر میں ردی مقید سے پہلے زیر اور دوسرے میں زیر اور تیسرے میں پیش ہے۔

اس رسالہ میں جو ہم نے بیان کیا یہ اس کا آخر ہے۔ درود و سلام ہو تمہارا اور ان کے صاحب پر،

۱۔ بلاشبہ میں جوان عورتوں (کے پاس) غیمے میں داخل ہوا گو یا کہ اُن کی آنکھیں نیل لگے
کی آنکھوں کی طرح کالی ہیں گو یا کہ میں عقاب پرندہ کے دو پروں کے درمیان میں ہوں جو ابراؤد
دن میں کبوتر (پر حملہ) کا ارادہ کرے۔

۲۔ بہت سے مقامات ایسے ہیں جن کے اطراف غبار آلود ہیں اور راتے پٹے ہوئے ہیں۔
اس شعر کا اگلا مصرعہ یہ ہے: مُشْتَبِهٌ الْأَعْلَامِ كَتَمَاجِ الْمُفْتَقِ (یعنی ان کے نشانات شبہ اور
ہوئے ہیں، اور ان کی زمین سراب کی جیسے چمکتی اور لہرائی رہتی ہے) یہ شعر اودا گلامرود پر شاعر کے ہیں۔
۳۔ اس نے متفرق اور پرگنہ اشیاء (یا لگھو) کو جمع کر کے منظم کر لیا، وہ احمق راعی (دھواں) نہیں ہے۔
۴۔ وہ اس سے بعید جگہ کی تکلیف کو دور کرتی ہے۔

تہذیب العقائد

اُردو ترجمہ و شرح

عقائد نسفی

عقائد اسلامیہ پر حاوی یہ کتاب عقائد نسفی کا ترجمہ ہے
نہیں بلکہ اس کی بسیط شرح اور اس ضمن میں تمام ضروری حقائق
اور تاریخی امور پیش کیے گئے ہیں اس میں جا بجا مذہب باطل کا
رد بھی کیا گیا ہے، معلومات خیر اور قابل مطالعہ کتاب ہے۔

بلش

مدنی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی ۱۔